رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱
REGD - E.P. No. 861

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم - اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷/۸ روپے
فی پرچہ ۲ ر

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸ -

جلد ۴ || ۲۸ صلح ۱۳۳۴ ہش مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء || نمبر ۹

پریم محبت اور رواداری کا خوشکن منظر

قادیان میں دو انڈونیشین احمدی مہمانوں کے اعزاز میں ٹی پارٹی

اور

شہر کے سرکردہ ہندو سکھ معززین کی شمولیت

قادیان ۱۹ جنوری چار بجے شام انڈونیشیا سے آنے والے دو احمدی مہمانوں جناب مولانا عبدالواحد صاحب مبلغ سماٹرا اور جناب راڈن ہدایت صاحب نائب صدر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے اعزاز میں خدام الاحمدیہ اور جماعت احمدیہ نے ٹی پارٹی کا اہتمام کیا جس میں احمدیہ جماعت کے چیدہ احباب کے علاوہ شہر کے سرکردہ ہندو سکھ معززین نے بھی شمولیت کی۔ اس طرح پر مختلف قوم وملت کے [illegible] نے ایک ہی دسترخوان پر مل کر شریک دعوت ہو کر پریم و محبت اور رواداری کا ایک خوش کن منظر پیش کر رہا تھا۔

سب سے پہلے احباب کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ و نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت جناب مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی نے تلاوت قرآن کریم کی اور ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا کلام خوش الحانی سے سنایا۔

ایڈریس

اس کے بعد محترم جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ نے ان الفاظ میں ایڈریس پیش کیا:-

بخدمت جناب مولانا المکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ برادر محترم جناب راڈن ہدایت نائب صدر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ہم انتہائی بہجت و مسرت اور دلی محبت و عقیدت کے ساتھ اپنے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتے اور اھلاً وسہلاً ومرحبا کے استقبالیہ کلمات سے آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں

مولانا المکرم و راڈن محترم! آج سے چند سال قبل اس ملک میں جو سیاسی زلزلہ بپا ہوا اور اقتدار کی رسہ کشی کے نتیجہ میں جو خوفناک انقلاب وقوع میں آیا اس نے ہر مسکن و مکین کو اس بری طرح جھنجھوڑ ڈالا کہ ہندوستان کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ بڑے بڑے منظم اداروں کا نظم و نسق تہ و بالا ہو گیا۔ سالہا سال کی محنت اکارت جاتی رہی۔ مستقبل کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ ہمہ گیر سراسیمگی کا دور دورہ رہا اور بالعموم تمام قومی اور ملی تحریکوں کا تار و پود بکھر گیا۔

بایں ہمہ ہمارا ایمان تھا اور ہے کہ جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز قادیان ایک ایسا مقام ہے جو طوفانی سمندروں میں گویا روشنی کا مینار ہے۔ اور اکناف عالم میں بسنے والے لاکھوں احمدیوں کے دل اس کے در و دیوار کے ساتھ ٹکرا رہے ہیں چنانچہ اُن معدودے چند آزما اور حوصلہ شکن حوادث میں یہ "مینارہ نور" نہ صرف خود بدستور دمکتا رہا بلکہ ہم نے بھی جی بھر کر باقی صفحہ پر

اخبار احمدیہ

(ربوہ) ۲۱ جنوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ
"نزلہ کو آہستہ آہستہ آرام آ رہا ہے"۔
احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۸ جنوری۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ نے مسجد مبارک میں بعد نماز عشاء ایک تربیتی تقریر فرمائی۔

" ۱۹ جنوری۔ جناب سردار گوردیو سنگھ صاحب باجوہ وزیر پبلک ورکس پنجاب کی آمد پر جماعت احمدیہ کے وفد نے اپنی معروضات پیش کرنے کیلئے ملاقات کی۔

۲۰ جنوری۔ مکرم چوہدری محمد تقی صاحب ہیڈ ماسٹر معہ اہلیہ محترمہ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ ربوہ واپس تشریف لے گئے۔ آپ ۱۰ جنوری کو تشریف لائے تھے اور اس سارے عرصہ کو محترمہ ڈاکٹر صاحبہ نے قادیان کی خواتین کی صحت کے معائنہ اور مشورہ میں صرف کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

۲۱ جنوری۔ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب و مکرم راڈن ہدایت صاحب آج صبح دہلی کیلئے روانہ ہو گئے۔ بعد نماز صبح مسجد مبارک میں انکے خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہنچنے کیلئے دعا کی گئی۔ اور احباب نے ملاقات کی اور بس سٹینڈ پر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے بہت سے احباب سمیت دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔

حضرت کرشن ؑ

(۲)

از مکرم گیانی واحد حسین صاحب مبلغ جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ سب نبیوں اور رسولوں پر ایمان رکھتی ہے چاہے وہ کسی ملک اور دیش میں ہوں اور اُن کی عزت و احترام سچے دل سے کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بالآخر ۱۹۲۹ء میں اپنی جماعت کو ہدایت فرمائی کہ جہاں وہ سال میں ایک دن حضرت محمد صاحب صلعم کی سیرت کیلئے منایا کرتے ہیں۔ وہاں ایک دوسرے بانیان مذاہب کے لئے بھی منایا کریں۔ چنانچہ اُس وقت سے جماعت احمدیہ ہر سال ایک دن مناتی ہے جس کا نام "یوم پیشوایان مذاہب" ہے۔ اس دن حضرت رام چندر جی اور حضرت کرشن جی مہاراج۔ حضرت مسیح علیہ السلام حضرت نبی کریم صلعم حضرت بابا نانک علیہ رحمۃ کی پاکیزہ سیرت کے متعلق پُر اخلاص تقریروں کے علاوہ نظمیں بھی پڑھی جاتی ہیں حضور کی یہ مبارک تحریک ہندو مسلم اور سکھ عیسائی میں امن و اتحاد پیدا کرنے کے لئے بہت ہی مؤثر اور کامیاب ذریعہ ہے۔ اس سلسلہ میں خواجہ [illegible] لدھیانوی کی ایک نظم درج ذیل ہے۔ جو اتحاد بین الاقوام کے لئے ایک پیغام ہے۔

ایک بنو اے ہندی بچو
بیہودہ جھگڑوں سے بھاگو
بھائی بھائی بن کر بیٹھو
جو لڑتے ہیں اُن سے کہہ دو
کرشن محمدؐ عیسیٰ نانک
چاروں خاص بزرگ ہیں بیشک
اپنے اپنے دھرم کو مانو
ہردم اچھے کام کی ٹھانو
ان کو سچے رہبر جانو
ان سب کی عظمت پہچانو
سب نے بگڑی قوم سنواری
سب نے ڈوبی ناؤ ابھاری
ہندو مسلم سکھ عیسائی
کیوں کرتے ہو روز لڑائی
آپس میں لڑنا ہے برائی
مذہب کا مقصد ہے بھلائی
اُن کا حکم جو مانیں سارے
پھر ہو جائیں وارے نیارے
چاروں نے پھیلائی وحدت
چاروں میں تھی غیبی طاقت
چاروں نے کی خلق کی خدمت
چاروں کی واجب ہے عزت
تم لو اُن کا نام ادب سے
دل میں عقیدت رکھو سب سے
چاروں ہیں بھگوان کے پیارے
چاروں میں نورانی تارے
سب ہے اُن کو چاہنے والا
ان چاروں کا بول ہے بالا
یہ آئے تھے مکتی پھیلانے
دھرتی سے ہر پاپ مٹانے
گیان کا پرایم سنانے
پاپی من کی جوت جگانے
ان کے دم سے ظلمت بھاگی
(باقی اشاعت پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

(۱) معارف القرآن

نبی کی بعثت اور عذاب کا آنا

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ (یونس-۱۴)

ترجمہ:- اور یقیناً یقیناً ہم تم سے پہلے قوموں کے بعد قوموں کو جبکہ انہوں نے ظلم کیا اور اُن کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشان لیکر آئے (اور دیکھو) وہ بالکل ایمان نہ لائے ہم ہلاک کر چکے ہیں۔ ہم مجرم لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

تشریح:- شروع دنیا سے قوموں کے بعد قومیں ہلاک ہوتی چلی آئی ہیں۔ ایک نہیں دو نہیں تین نہیں کہ لوگ بھول جائیں۔ قوموں کے بعد قومیں آئیں اور ہلاک کی گئیں۔ پھر کس قدر نادانی ہے کہ کوئی قوم اپنی ترقی اور ثروت پر نازاں ہو۔ اور اپنی تباہی کی ساعت کو بھول جائے۔

اس آیت سے بعض اہم قانون معلوم ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ عذاب الٰہی ظالم پر آتا ہے۔ بغیر ظلم کے عذاب نہیں آتا ۔۔۔۔۔ دوسرے یہ کہ باوجود ظالم ہونے کے بھی کوئی قرن ہلاک نہیں ہوتی جب تک اس کے پاس رسول نہ آجائیں۔ اور اسے اس کی غلطیوں پر متنبہ نہ کر دیں۔ کیونکہ فرمایا کہ سب قوموں کو ہم نے اس وقت ہلاک کیا جبکہ ظالم ہونے کے بعد ان کے بعد رسول بھی آگئے۔ اور انہوں نے ان کی بات ماننے سے بھی انکار کر دیا۔

(نیز) فرمایا ہم تو کسی قوم کو بدیوں میں مبتلا دیکھ کر ان پر اپنا رحم نبی کی صورت میں نازل کرتے ہیں۔ تا کہ وہ اپنی بدکرداریوں کے بد نتائج سے محفوظ ہو کر اس نبی کی اتباع کر کے ہمارے انعامات کے وارث ہوں لیکن یہ اس کی مخالفت کے خطرناک جُرم کے مرتکب ہو کر اپنے آپ کو عذاب کا مستحق بنا لیتے ہیں۔

تعجب آتا ہے کہ اس زمانہ کے لوگ اپنے منہ سے عذاب کا اقرار کرتے ہیں مگر نبی کے آنے کو تسلیم نہیں کرتے۔ (تفسیر کبیر)

(۲) کلام سید الانامؐ

"قابلِ عمل باتیں"

(۱) حضرت ابو یوسف عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! ایک دوسرے سے ملتے وقت السلام علیکم کو خوب رواج دو (۲) خدا کی راہ میں کھانا کھلاؤ (۳) باہم رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتے رہو (۴) جب دنیا سو رہی ہو تم اٹھو اور نمازیں ادا کرو۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ تم بے تکلفی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے (ترمذی)

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی چھینک آئے تو کہے الحمد للہ۔ پاس بیٹھنے والا کہے یرحمک اللہ اس پر پہلا شخص کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم (بخاری)

(۳) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان جب کسی مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو واپسی تک جنت کے پھلوں میں حصہ دار بنا رہتا ہے (مسلم)

(۳) ملفوظات امام الزمانؑ

الہام الٰہی کی ضرورت اور اُس کا فیضان

"قانون قدرت میں ہمیشہ یہ بات مشہود اور مرئی ہے کہ ضرورتوں کے وقت آسمان سے بارش ہوتی ہے اور تمام مدار زمین کی سرسبزی کا آسمان کی بارش پر ہے۔ اگر آسمان سے بارش نہ ہو تو رفتہ رفتہ کنوئیں بھی خشک ہو جاتے ہیں۔ پس دراصل زمین کے پانی کا وجود بھی آسمان کی بارش پر موقوف ہے۔ اسی وجہ سے جب کبھی آسمان سے پانی برستا ہے تو زمین کے کنوؤں کا پانی چڑھ آتا ہے کیوں چڑھ آتا ہے۔ اس کا یہی سبب ہے کہ آسمانی پانی زمین کے پانی کو اوپر کی طرف کھینچتا ہے۔ یہی رشتہ وحی اللہ اور عقل میں ہے۔ وحی اللہ یعنی الہام الٰہی آسمانی پانی ہے اور عقل زمینی پانی ہے اور یہ پانی ہمیشہ آسمانی پانی جو الہام ہے تربیت پاتا ہے اور اگر آسمانی پانی یعنی وحی ہونا بند ہو جائے تو یہ زمینی پانی بھی رفتہ رفتہ خشک ہو جاتا ہے کیا اس کے واسطے یہ دلیل کافی نہیں کہ جب ایک زمانہ دراز گذر جاتا ہے اور کوئی الہام یافتہ زمین پر پیدا نہیں ہوتا تو عقلمندوں کی عقلیں نہایت گندی اور خراب ہو جاتی ہیں۔۔۔ (لیکن) جس طرح آسمانی پانی کا یہ خاصہ ہے کہ خواہ کسی کنوئیں میں اس کا پانی پڑے یا نہ پڑے وہ اپنی طبعی خاصیت سے تمام کنوؤں کے پانی کو اوپر چڑھا دیتا ہے ایسا ہی جب خدا کا ایک الہام یافتہ دنیا میں ظہور فرماتا ہے۔ خواہ کوئی عقلمند اس کی پیروی کرے یا نہ کرے مگر اس الہام یافتہ کے زمانہ میں خود عقلوں میں ایسی روشنی اور صفائی آجاتی ہے کہ پہلے اس سے موجود نہ تھی۔ لوگ خواہ مخواہ حق کی تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور غیب سے ایک حرکت ان کی قوت متفکرہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ سو یہ تمام عقلی ترقی اور دلی جوش اس الہام یافتہ کے قدم مبارک سے پیدا ہو جاتا ہے اور بالخاصیت زمین کے پانیوں کو اوپر اٹھاتا ہے ۔۔۔ جب تم دیکھو کہ مذاہب کی جستجو میں ہر ایک شخص کھڑا ہو گیا ہے اور زمینی پانی کو کچھ اُبال آیا ہے تو اُٹھو اور خبردار ہو جاؤ اور یقیناً سمجھو کہ آسمان سے زور کا مینہ برسا ہے اور کسی دل پر الہامی بارش ہو گئی ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۱)

(مرتبہ محمد حنیف لکھنوی)

(بقیہ صفحہ اوّل)

اس سے اکتساب نور کیا۔ اور اگرچہ بظاہر ہم حفاظت قادیان پر مامور تھے لیکن حق یہ ہے کہ ان شعائر اللہ کی برکت سے جن سے اس بستی کی گود بھری ہوئی ہے خود قادیان ہماری حفاظت کا موجب بن گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جوں جوں وقت گذرتا گیا سیاسی بحران کم ہوتا گیا اور اس طوفان کی غضبناک لہریں سکون پذیر ہوتی گئیں اور مادر قادیان کی وہ اولاد جو عارضی طور پر اس سے کٹ گئی تھی آہستہ آہستہ اس آغوش کی طرف کھینچنے لگی۔

یہ صورت حال دیکھ کر ہمارے کملائے دل ہرے ہو گئے۔ ہماری پژمردہ روحوں میں تازگی آنے لگی اور ہمارے افسردہ و اداس چہرے شگفتہ دکھائی دینے لگے۔

الغرض یہ امر واقع ہے کہ مرکز ہند احمدیت کی آمد قادیان ہماری بے حد حوصلہ افزائی اور تجدید ایمان کا باعث بنتی ہے۔ اور اگر یہ سلسلہ جاری رہے تو مرکز احمدیت کی شادابی اور مقامات مقدسہ کی آبادی کا مؤثر اور بہترین ذریعہ ثابت ہوگا انشاء اللہ

ہم خوب سمجھتے ہیں کہ بھٹی میں پڑے بغیر سونا کندن نہیں ہو سکتا اور نہ کٹے بغیر عقیق نگینہ بن سکتا ہے۔ اور نہ پسے بغیر حنا رنگ لا سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ کہتے ہوئے خدائے قدوس کی راہ میں جان پر کھیل جانے کیلئے تیار رہتے ہیں اور اس جان زندگی کی راہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتے۔ کیونکہ یہی وہ اکسیر اور کیمیا ہے جو انسان کو زندہ جاوید بناتا اور ابدی حیات بخشتا ہے۔

ایک وہ دن تھا کہ احمدیت و بانیٔ احمدیت اور قادیان کا ہونا نہ ہونا برابر تھا۔ چنانچہ خود بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
میری طرف کسی کی نظر بھی نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

لیکن دشمنانِ احمدیت کی جفا کیشی اور مسیح پاک کی نیم شبی دعاؤں کا یہ نتیجہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ اسکے وعدے پورے ہوئے اور اس نے اپنے فرمان کے مطابق آپکی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ؎

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا!
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

قادیان میں تشریف آوری

ان حالات میں آج ہمارے معزز مہمانوں کی آمد زندہ گواہ ہے اس بات پر کہ ہمارا خدا اپنے وعدوں کا سچا اور قول کا پکا ہے۔ وہ آواز جو آج سے ساٹھ سال پہلے قادیان سے بلند ہوئی۔ باوجود سخت مخالفت کے بلند سے بلند تر ہوئی۔ اس نے سمندروں کو عبور کیا۔ صحراؤں کو قطع کیا۔ پہاڑوں کو سر کیا اور وہ ادریس کے پیغام کی طرح جا بجا سعید روحوں کی بالیدگی کا موجب بنی اور پاک دلوں میں جا بیٹھی۔

قادیان کیا ہے؟

قادیان کیا ہے؟ ایک عظیم الشان مقناطیس ہے۔ جسکی کشش دور دور سے سعید روحوں کو کھینچ کھینچ کر اکٹھا کر رہی ہے۔ وہ ایک نافہ ہے جسکی خوشبو نے ایک جہان کو معطر کر دیا ہے۔ مسیح پاک کا الہام ہے "ہذا امن است در مکان محبت سرائے ما"۔ چنانچہ قادیان واقعی صلح و سلامتی اور امن و آشتی کا منبع ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اسلام کی تجدید ہوئی اور اسکی تعلیم کی اشاعت کا بند و بست ہوا۔ اور جس نے از سر نو تمام بانیان مذاہب کو عزت و احترام کی نگاہوں سے دیکھنا سکھایا۔ ان کی مذہبی کتابوں کی تقدیس کا سبق پڑھا۔ ان کے احساسات و جذبات کی قدردانی کا درس لیا۔ اور پھر اس پیغام سے ساری دنیا کو واقف و آگاہ کیا۔

چنانچہ ہمارے معزز مہمان جناب مولوی عبد الواحد صاحب فاضل اسی میدان کے شہسوار اور پہلوان ہیں۔ آپ نے عرصہ دراز تک یہاں تعلیم حاصل کی۔ اور بطور مبلغ احمدیت کی حیثیت سے انڈونیشیا تشریف لے گئے۔ جہاں تقریباً تیس سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرتے رہے۔ اور اب زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے تو اس طرح کہ ہمارے برادر محترم راڈن صاحب بھی جو جماعتہائے انڈونیشیا کے نائب صدر ہیں ہمرکاب آئے۔

گذشتہ جنگ عظیم میں مولانا المکرم کو جاپانیوں نے قید کر لیا۔ اور اور بھی بہت سے احمدیوں کو جاپانیوں کے ہاتھوں قید و بند کی مصیبتیں جھیلنا پڑیں۔ ان آفات کی داستان ایک دردبھری کہانی ہے جس کی تفصیلات ہمارے ایمان کو جلا دیتی اور تازگی بخشتی ہیں۔ استدعا ہے کہ ممکن ہو تو معزز مہمان اسبار دیں آپ بیتی سنا کر ہمیں ممنون فرمائیں۔

پیشگوئیوں کا پورا ہونا

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا مولانا عبد الواحد صاحب تقریباً بیس سال کے بعد واپس تشریف لائے ہیں۔ اس عرصہ میں قادیان اور اہل قادیان کو گوناگوں ابتلاؤں، آزمائشوں اور امتحانوں میں سے گذرنا پڑا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایک حادثہ بھی ایسا پیش نہیں آیا جس کے متعلق پہلے سے پیشگوئیاں موجود نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہ صرف یہ کہ ہمارے ایمانوں میں کبھی کمزوری واقع نہیں ہوئی بلکہ ہر رنج و راحت کے موقع پر ہمیں ایک تازہ ایمان نصیب ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہمیں یقین اور محکم یقین ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ کی انذاری پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں اسی طرح اسکی تبشیری پیشگوئیاں بھی پوری ہونگی۔ انشاء اللہ۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا کے وعدے نہیں ٹل سکتے۔ اور ہمارے غموں اور دکھوں کے مقابل میں ہماری خوشیوں اور مسرتوں کے دن زیادہ لمبے بلکہ دائمی ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ اور مسیح پاک کا فرمان ضرور پورا ہوگا۔ کہ ؎

عمر کا ایک دن اور چار شادی فسبحان الذی اخزی الاعادی

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

تم نے لوگوں کے قلوب فتح کرنے ہیں اور یہ کام فرشتوں کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ [illegible] - بمقام ربوہ - خطبہ نویسی مولوی سلطان احمد پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج جمعہ میں شامل ہونے کے لئے بہت بڑی تعداد بلکہ ہزاروں ہزار احباب تشریف لائے ہیں۔ ان کے آج ہی یہاں آ جانے کی غرض یہ ہے کہ وہ نماز جمعہ میں شامل ہو جائیں لیکن جمعے تو سال میں آتے ہی رہتے ہیں۔ وہ ان جمعوں میں شامل ہونے کے لئے یہاں کیوں نہیں آتے؟ ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ سمجھا کہ وہ اس سال کے جلسہ کو جمعہ کے مبارک دن سے شروع کریں اور اس کی برکتوں کے طفیل مزید برکات حاصل کریں اس کے سوا اور کوئی غرض ان کے یہاں جلد آنے کی سمجھ میں آتی نہیں۔ لیکن اگر ان کے جلدی آنے کی یہی غرض ہے کہ وہ اس سال کے جلسہ کو جمعہ کے مبارک دن سے شروع کریں۔ اور اس کی برکتوں کی وجہ سے مزید برکات حاصل کریں تو جمعہ کو اس طرح استعمال کرنا چاہیئے کہ جلسہ کی

برکات پہلے سے بڑھ جائیں

اور جلسے کی برکات بڑھنے کا ذریعہ وہی ہو سکتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ جب بھی کوئی اسلامی اجتماع ہو تو ذکر الٰہی اور عبادت زیادہ کی جائے۔ تم تمام اجتماعوں کو دیکھ لو۔ ان میں اور دوسرے لوگوں کے اجتماعوں میں یہی فرق نظر آتا ہے کہ ان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر الٰہی اور عبادت پر زور دیا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کے اجتماعوں میں ذکر الٰہی اور عبادت نہیں ہوتی۔ ہم حج کیلئے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکر الٰہی ہوتا ہے عیدین پر جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکر الٰہی ہوتا ہے شادی اور بیاہ کے لئے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکر الٰہی ہوتا ہے جنازہ کیلئے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکر الٰہی ہوتا ہے گویا ہمارے سب اجتماعوں کو

بابرکت بنانے کا نسخہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بیان فرمایا ہے کہ ان میں ذکر الٰہی اور عبادت زیادہ کی جائے اور ہمارے لئے تو یہ اور بھی اہم بات ہے۔ اس لئے کہ تم کوئی سیاسی جماعت نہیں ہو تم ایک خالص مذہبی جماعت ہو اور پھر مذہبی جماعت بھی عیسائی نہیں ہو ہندو نہیں ہو۔ زرتشتی نہیں ہو۔ بدھ نہیں ہو۔ تم خالص اسلامی مذہبی جماعت ہو اور خالص اسلامی مذہبی جماعت کا مقام درحقیقت یہی ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈیوڑھی کے پہرہ دار ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اس دنیا کے لئے قطب بنایا ہے۔ ساری روحانی دنیا آپ کے گرد گھومتی ہے۔ اس لئے آپ کا وجود دنیا کے قیام کے لئے

نہایت ضروری ہے

اور جو لوگ آپ کے تابع ہوں ان کا اصل کام یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ آپ کے لائے ہوئے نور کو زندہ رکھیں اگر یہ نور مٹ گیا تو کہیں روشنی نہیں مل سکے گی۔ اگر یہ نور قائم رہا۔ تو کوئی ظلمت باقی نہیں رہے گی۔ جب ظلمت کدہ میں ایک ہی چراغ ہو تو تم جانتے ہو کہ اس کی کتنی قیمت بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس کے بجھنے سے اندھیرا ہی اندھیرا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے جلنے سے اندھیرے کا کلی طور پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔ پس تمہارا وجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈیوڑھی کے پہرہ داروں کے طور پر ہے۔ جن کا کام مکین کی حفاظت کرنا ہوتا ہے۔ لیکن اگر تم غور سے دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ اس کا مکین جس طرح اس دنیا میں یتیم آیا تھا اب بھی اسی طرح یتیم ہے۔ ساری دنیا اس کی دشمن ہے اور ہر مذہب و ملت کے لوگ اس کے مخالف ہیں اور

آپ کے نور کو

ختم کرنے کی کوشش میں ہیں پھر تم جانتے ہو کہ جب دشمن تھوڑی تعداد میں ہوتے ہیں۔ تو تھوڑے پہرہ دار بھی کافی ہوتے ہیں لیکن جب دشمن زیادہ تعداد میں ہوں تو تھوڑے پہریدار اپنے فرض کے ادا کرنے میں خطرہ محسوس کرتے ہیں وہ یہ تو کر سکتے ہیں۔ کہ اپنی جانیں قربان کر دیں لیکن ان کے مقرر کرنے کا صرف یہی مقصد نہیں ہوتا کہ وہ اپنی جانیں قربان کر دیں بلکہ ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ مکین کی حفاظت کریں۔ لیکن جانیں قربان کرنا تو ان کے بس کی بات ہے اپنے مالک اور آقا کی حفاظت کرنا ان کے بس کی بات نہیں کیونکہ حفاظت کرنا دراصل فرشتوں کا کام ہے جو ہر انسان کا

اعمال نامہ جانتے ہیں

وہ جانتے ہیں کہ اصل دشمن کون ہے۔ زیادہ منظم دشمن کون ہے۔ اور کامیابی کے سامان رکھنے والا دشمن کون ہے۔ پھر وہ جانتے ہیں کہ دشمن کس طرح حملہ کرے گا اور کس وقت حملہ کرے گا۔ پس آج تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈیوڑھی کے پہریدار ہو۔ اور تم اپنا فریضہ ادا کرنے میں تبھی کامیاب ہو سکتے ہو۔ جب ملائکہ تمہارے ساتھ ہوں۔ اور ملائکہ اپنے ساتھ کھینچ لانے کا ذریعہ یہی ہے کہ جس مجلس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے

خدا تعالیٰ کے فرشتے

اس میں اتر آتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم مساجد میں نماز ادا کرتے ہو۔ تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اترتے ہیں۔ پس تم اپنے فرض کو اس طرح ادا کرو کہ ذکر الٰہی تمہاری زبان پر جاری ہو۔ اور نمازوں میں تمہیں خشوع اور رغبت ہو۔ پس جلسہ کی برکات حاصل کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے چاہیئے کہ تم ان ایام میں ذکر الٰہی زیادہ کرو۔ جو لوگ تمہارے بعد آئیں گے۔ وہ بھی مخلص ہوں گے۔ اور نیک ارادہ سے یہاں آئیں گے لیکن تم نے جلدی آکر ثابت کر دیا ہے۔ کہ تم اخلاص کا زیادہ مظاہرہ کرنا چاہتے ہو۔ تم دو دن قبل یہاں آ گئے ہو تا جمعہ کی برکت سے فائدہ اٹھا لو پس تم السابقون الاولون ہو اور سابق ہونے کے لحاظ سے تمہارا فرض ہے۔ کہ تم بعد میں آنے والوں کو بھی کہو کہ وہ جلسہ کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور ان ایام کو

ذکر الٰہی اور عبادت

میں صرف کریں۔ تم ملک کے ہر علاقہ۔ ہر شہر اور ہر حصہ سے آئے ہو۔ اگر تم جلسہ کے ایام سے حقیقی فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔ تو تم اپنے اوپر یہ فرض عائد کر لو کہ تم اپنے وطن اپنے علاقہ۔ اپنے شہر اور اپنے محلہ کے لوگوں کو سمجھا دو گے کہ ہم نے یہاں آکر اپنے یہ فرائض سمجھے ہیں۔ ہم یہ فرائض آپ کو بتاتے ہیں۔ اور خود بھی ان پر عمل کریں گے۔ بعد میں آنے والے بھی یقیناً اخلاص اور ایمان رکھتے ہیں۔ تو یہ دو ہزار دوست اگر اس کام میں لگ جائیں تو ان کے لئے یہ مشکل امر نہیں کہ وہ بعد میں آنے والے چالیس پچاس ہزار لوگوں کو سمجھا سکیں۔ ربوہ کے رہنے والوں اور جلسہ کے لئے آئے ہوئے مہمانوں کو ملا کر ربوہ کی آبادی اس وقت آٹھ دس ہزار کی ہو گی۔ اگر چالیس پچاس ہزار لوگ اور آ جائیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک آدمی کے حصہ میں پانچ آدمی آئیں گے اور اگر یہاں کے عورتوں اور بچوں کو نکال دیا جائے تو پندرہ بیس آدمی ایک شخص کے حصہ میں آئیں گے۔ اور ایک آدمی کا پندرہ بیس آدمیوں تک یہ پیغام اس رنگ میں پہنچا دینا کہ ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جائے کوئی مشکل کام نہیں۔ کیونکہ بعد میں آنے والے بھی اپنی نیتوں سے یہاں آئیں گے۔ جن نیتوں سے تم یہاں آئے ہو۔ وہ بھی تمہاری طرح دیندار ہیں اور اخلاص رکھتے ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ تم سب خصوصیت سے جلسہ کے ایام کو ذکر الٰہی اور عبادت میں گذارو گے تا خدا تعالیٰ کے فرشتے اتر آئیں۔ اور تمہارا کام جو مشکل ہے۔ آسان ہو جائے۔ ہمارا کام

قلوب سے تعلق

رکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ ہم لوگوں کے قلوب تک نہیں پہنچ سکتے۔ جو لوگ بادشاہوں کے پہرے دار ہوتے ہیں ان کے پاس بندوقیں ہوتی ہیں۔ ریوالور ہوتے ہیں۔ تلواریں ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کا کام مشکل نہیں ہوتا۔ کیونکہ دشمن کے پاس بھی اس قسم کی بندوقیں ریوالور اور تلواریں ہوتی ہیں۔ لیکن وہ فصیلوں اور ڈیوڑھیوں کے اندر ہوتے ہیں۔ اور دشمن باہر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ دشمن سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں ان کے آگے اور پیچھے دیواریں ہوتی ہیں جو انہیں پناہ دینے والی ہوتی ہیں لیکن دشمن ان سہولتوں سے محروم ہوتا ہے۔ تمہارے سپرد

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈیوڑھی کا پہرہ

ہے۔ اس ڈیوڑھی کا پہرہ بندوقوں۔ ریوالوروں اور تلواروں کے ذریعہ نہیں دیا جا سکتا۔ جو شخص اس ڈیوڑھی کا پہرہ بندوقوں۔ ریوالوروں اور تلواروں سے دے گا۔ وہ بے وقوف ہے۔ کیونکہ تمہارا کام تو یہ ہے کہ تم

لوگوں کے قلوب تک پہنچو

اور اس کے لئے بندوقوں۔ ریوالوروں اور تلواروں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تمہیں دلوں کا رستہ معلوم ہوتا ہے۔ تمہیں کوئی ایسا طریق معلوم نہیں جس سے تم دلوں تک پہنچ سکو۔ لیکن فرشتوں کو دلوں تک پہنچنے کا طریق معلوم ہے۔ وہ بالواسطہ دونوں پر مقرر ہیں۔ ان کے ذمہ یہ کام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ بنی نوع انسان کے اعمال، خیالات اور جذبات لکھیں۔ اور وہ یہ کام اس وقت تک

نہیں کر سکتے۔ جب تک ان کے قلب اور دماغ تک نہ پہنچیں۔ پس جس چیز کی حفاظت تمہارے سپرد کی گئی ہے۔ اس کی حفاظت کے سامان فرشتوں کے پاس ہیں۔ تمہارے پاس نہیں پس تم وہ طریق اختیار کرو۔ جس کے ذریعہ تمہیں وہ سامان میسر آجائیں۔ دنیوی جنگوں میں دیکھ لو۔ اگر کسی فریق کے پاس گولہ بارود اور دوسرے سامان حرب نہ ہوں۔ تو لوگ اسے بیوقوف سمجھتے ہیں مسلمانوں کی تباہی کے گڑھے میں اس چیز نے گرا دیا تھا۔ کہ انہوں نے اخلاص اور ایمان کو کافی سمجھا۔ اور دنیوی سامان حرب مہیا نہ کیا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن جیت گیا اور مسلمانوں پر آج نکبت اور ذلت کا زمانہ آیا ہوا ہے۔ انہوں نے اس چیز کے متعلق غور ہی نہ کیا۔ کہ ان کا دشمن کس قسم کے اسلحہ سے مسلح ہے۔ انہوں نے یہی سمجھا کہ اس کے ارادے نیک اور اعلیٰ ہیں۔

نتیجہ یہ ہوا

کہ دشمن جیت گیا۔ اور مسلمان تباہ و برباد ہو گئے۔ تمہارا گولہ بارود۔ بندوقیں اور تلواریں ذکر الٰہی ہے۔ ظاہری تلوار بندوق اور گولہ بارود کی بیشک حکومت کو ضرورت ہے۔ اور تمہارا بھی فرض ہے کہ ضرورت کے وقت تم اپنی جانیں حکومت کے سپرد کر دو۔ لیکن جماعتی کاموں میں تمہیں استغفار اور دعا کی ضرورت ہے۔ کسی بزرگ کا ایک موقعہ لکھا ہے کہ ان کا ایک ہمسایہ رات دن ناچ اور گانے میں مشغول رہتا تھا۔ اور اس طرح ان کی عبادت میں خلل واقع ہوتا تھا بزرگ نے اسے کہلا بھیجا۔ کہ تمہارے ہاں رات دن قوالیاں اور ناچ گانا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے میری عبادت خراب ہوتی ہے۔ تم ان کاموں سے باز آجاؤ۔ اس ہمسایہ نے کہا۔ میں اپنے گھر میں ناچ اور گانے کراتا ہوں۔ اس سے مجھے روکنے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔ تم اپنے گھر میں عبادت کرو مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں۔ میں آپ کو اس سے منع نہیں کرتا۔ انہوں نے جواب دیا۔ آپ کے ناچ اور گانے میری

عبادات میں مخل ہوتے ہیں

لیکن میری عبادت آپ کے کاموں میں مخل نہیں ہوتی اس لئے مجھے حق ہے کہ میں آپ کو ان حرکات سے روکوں۔ اس نے کہا۔ میں ناچ اور گانے کراؤں گا۔ تم میں طاقت ہے تو مجھے روک لو۔ اس پر اس بزرگ نے کہا۔ اچھا میں تمہیں ان باتوں سے روک دوں گا۔ وہ شخص بادشاہ کا منظور نظر تھا۔ اس نے بادشاہ سے کہا۔ فلاں شخص نے مجھے اس طرح دھمکی دی ہے۔ میری حفاظت کا سامان کر دیا جائے۔ چنانچہ بادشاہ نے فوج کا ایک دستہ اس کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیا۔ بادشاہ کی مدد پہنچنے کے بعد اس شخص نے اپنے ہمسائے کو کہلا بھیجا کہ شاید آپ نے مجھ سے لڑائی کرنی تھی۔ میں نے بادشاہ سے فوج کا ایک دستہ حاصل کر لیا ہے۔ اگر آپ مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو بے شک کریں۔ اس بزرگ نے جواب دیا ہم تمہارا مقابلہ تو کریں گے لیکن ظاہری سامان اور ہتھیاروں سے نہیں۔ بلکہ ہم

رات کے تیروں سے

تمہارا مقابلہ کریں گے۔ تم مقابلہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اس شخص کے اندر خدا تعالےٰ کا کسی قدر خوف باقی تھا۔ وہ مسلمان کہلاتا تھا۔ اور قرآن کریم سنتا تھا۔ اس کے اندر کی روحانیت کی چنگاری بھڑکی۔ اور جب اس بزرگ کے پیغامبر نے اسے پیغام دیا۔ تو اس کی چیخ نکل گئی۔ اور اس نے کہا۔ تم ان سے کہہ دو۔ کہ آئندہ ناچ اور گانے نہیں ہوں گے۔ کیونکہ رات کے تیروں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ مجھ میں ہے۔ اور نہ بادشاہ میں ہے۔ پس تم نے لوگوں کے قلوب تک پہنچنا ہے۔ اور اس کے لئے تمہیں فرشتوں کی مدد کی ضرورت ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ

فرشتوں کی مدد

اس وقت آتی ہے۔ جب تم ذکر الٰہی اور عبادت کرو۔ پس تم ان ایام کو ذکر الٰہی اور عبادت میں صرف کرو۔ اور آنے والوں کو بھی کہو۔ کہ شاید بعد میں آنے والے پہلے آنے والوں سے زیادہ عمل کرنے والے ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ تم میری باتوں کو دوسروں تک پہنچاؤ۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ سننے والوں سے زیادہ عمل کرنے والے ہوں۔ اگر تم اس ہدایت پر عمل کرو۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ چند سال میں تمہاری کایا پلٹ سکتی ہے لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ تم خطبات سنتے ہو۔ لیکن ان پر عمل نہیں کرتے تم ایک کان سے بات سنتے ہو اور دوسرے سے نکال دیتے ہو۔ تم پیغام کو دوسروں تک نہیں پہنچاتے۔ اگر تم خطبات سن کر ان پر عمل کرو۔ اور پھر انہیں دوسروں تک پہنچاؤ۔ تو تم دیکھو گے۔ کہ فرشتے تم پر نازل ہوں گے۔ اور تمہارا کام جو اس وقت مشکل نظر آرہا ہے آسان ہو جائے گا۔ دنیا میں سحر اور جادو کی باتیں مشہور ہیں ہمارے نزدیک تو یہ باتیں درست نہیں۔ لیکن اگر یہ سچی بھی ہوں تو خدا تعالیٰ کا سحر ان سے بہت بڑا ہے۔ تم نے جادو کی بعض کتابیں پڑھی ہوں گی۔ بعض لوگوں کے نزدیک ان کا پڑھنا جائز نہیں۔ میں نے تو یہ کتابیں بھی پڑھی ہیں گو ان کو وہم اور جنون سمجھتا ہوں۔ اور اب بھی موقعہ ملے یا طبیعت خراب ہو تو اس قسم کی کتابیں اٹھا کر پڑھ لیتا ہوں۔ اس سے طبیعت بہلنے کے علاوہ دوسرے لوگوں کی بیوقوفیاں بھی ظاہر ہو جاتی ہیں بہرحال اگر تم نے اس قسم کی کتابیں پڑھی ہوں۔ تو تم نے پڑھا ہوگا۔ کہ فلاں نے جادو کیا۔ اور زنجیریں آپ ہی آپ کھل گئیں۔ جادو سے زنجیریں کھلتی ہیں یا نہیں اس کو چھوڑو۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کے فرشتے آتے ہیں۔ تو

دل کی زنجیریں

ضرور کھل جاتی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے انہیں اس کام پر مقرر کیا ہے کہ وہ ہر جگہ جائیں۔ اور انسان کے جذبات۔ خیالات اور اعمال لکھے جائیں۔ تم دیکھتے ہو کہ جس شخص کو گورنمنٹ نے مقرر نہیں کیا وہ کسی کے گھر جاتا ہے تو اسے پہلے دروازہ کھٹکھٹانا پڑتا ہے لیکن اگر گورنمنٹ پولیس کو کسی کی جائیداد ضبط کرنے کا حکم دے تو اسے اندر جانے کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح فرشتوں کی بھی ڈیوٹیاں مقرر ہیں انہیں اپنی ڈیوٹی کے سلسلہ میں کسی مکان کے اندر جانا ہو تو اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی جس طرح کسی لنگر کے باورچی یا نان پز کو لنگر میں آنے کے لئے

اجازت کی ضرورت

نہیں ہوتی۔ بورڈنگ کے طالبعلم کو بورڈنگ کے اندر آنے کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہوٹل کے کمرے میں رہنے والے کو ہوٹل میں جانے کے لئے اجازت طلب کرنی نہیں پڑتی اسی طرح فرشتے جنہیں

دلوں کی نگرانی کے لئے

خدا تعالیٰ نے مقرر کیا ہے وہ بھی اندر جانے کے لئے کسی کی اجازت کے محتاج نہیں۔ ان کے آگے

دلوں کے دروازے

آپ ہی آپ کھل جاتے ہیں پس اگر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو تمہارا فرض ہے کہ تم فرشتوں کو اپنی مدد کے لئے بلاؤ۔ اور ان سے کام لو۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے خود سنا ہے کہ جب کوئی بادشاہ یا امیر کسی جگہ جاتا ہے تو اس کا اردلی بھی ساتھ جاتا ہے۔ اسے اندر جانے کی اجازت طلب کرنی نہیں پڑتی۔ مثلاً اگر وائسرائے کسی گورنر کو بلائے تو وہ تو بلاوے پر جائے گا مگر اس کا اردلی گورنر جنرل کے گھر پر بغیر کسی دعوت کے جائے گا۔ گورنر کی دعوت میں اس کے محافظ اور خادم شامل ہوں گے اس لئے تمہاری حالت کتنی بھی ادنیٰ ہو۔ اگر تم

فرشتوں سے تعلقات پیدا کرلو

تو وہ جہاں بھی جائیں گے تم ان کے ساتھ جاؤ گے تم ان کے اردلیوں اور چپڑاسیوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ اگر وہ لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں جائیں گے۔ تو تم بھی ان کے ساتھ جاؤ گے پس تم اس عظیم الشان طاقت کو سمجھو۔ جسے خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے بنایا ہے تمہاری قوت روحانیت کے ساتھ وابستہ ہے تم اسے مضبوط بنانے کے لئے فرشتوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلقات پیدا کرو۔ تا تمہیں لوگوں کے قلوب تک پہنچ حاصل ہو جائے۔ اگر تمہیں لوگوں کے قلوب تک پہنچ حاصل ہو جائے۔ تو سارے پردے دور ہو جائیں گے۔ اور جہاں خدا تعالےٰ کا نور پہنچے گا تم بھی وہاں پہنچ جاؤ گے پس تم

اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو

اور جس شوق سے تم یہاں آئے ہو اسے پورا کرنے کے سامان پیدا کرو۔ اس طرح نہ ہو کہ جس طرح کشتی دیکھنے کے لئے کچھ لوگ چلے آجاتے ہیں تم بھی یہاں آگئے ہو۔ تمہارا یہاں آنے کا مقصد وہی ہے جو السابقون الاولون کا مقصد ہوتا ہے اور سالک کا اصل مقام یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہے۔ پس اپنے پہلے آنے کی لاج رکھتے ہوئے تم اپنے آپ کو

خدا تعالےٰ کا مقرب بناؤ

اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کرو۔ تا تمہارا یہاں آنا خدا تعالےٰ اور دوسرے لوگوں کی نظر میں مقبول ہو

شکریہ احباب

خاکسار کے بھائی نواب احمد نواز جنگ بہادر کے انتقال پر ہماری جماعت کے بھائیوں کے خطوط تعزیت اس کثرت سے آرہے ہیں کہ سب کو انفرادی جواب بھیجنا مشکل ہے۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ اعلان کرتا ہوں کہ میں اپنے سب بھائیوں کا مشکور ہوں کہ وہ جو میرے بھائی کی وفات پر اظہار ہمدردی اور دعاؤں کے ہمارے شریک غم ہوئے خدا تعالےٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے اور ہمارے بھائی مرحوم کو اپنے خاص فضل سے بخشے اور رحم کرے۔ مرحوم خدا کے فضل سے مجھ سے بہت محبت رکھتے اور ہر کام میں میری مدد کرتے تھے۔ اور سلسلہ کی مال سے خدمت کرتے تھے۔

والسلام خاکسار عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ولادت: مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ کے برادر مکرم سیٹھ بر خیہ احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب نومولود کے صالح اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایمان افروز تقریر

فرمودہ ۲۸/۱۲/۵۴ بمقام ربوہ۔ تقریر نویس۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

۲۸ دسمبر ۱۹۵۴ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "سیر روحانی" کے اہم موضوع پر اپنی تقریر شروع کرنے سے قبل احباب جماعت کو بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی تھی۔ حضور کی اس تقریر کا مکمل متن افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

کل کی تقریر

ایسی حالت میں ہوئی کہ جیسا کہ میں نے بتایا تھا۔ علاوہ سینہ میں درد، نزلہ کی شکایت اور بخار کی شکایت کے کمر کی درد بھی تھی۔ جس کی وجہ سے بہت سے مضامین ذہن میں سے نکل گئے۔ اور جو اصل مضمون آخر میں تھا۔ جو کہ مقصود تھا تقریر کا وہ بھی بیان نہیں ہو سکا۔ تمہید میں سے بھی صرف تھوڑا سا حصہ مضمون کا بیان ہو سکا ہے اس تکلیف کی وجہ سے کئی باتیں جن کے بیان کرنے کی کئی لوگوں نے خواہش کی تھی۔ یا مختلف اداروں نے اپنے آپ کو متعارف کرانے کی خواہش کی تھی۔ وہ میرے ذہن سے نکل گئے۔ اس لئے ان باتوں کو میں آج بیان کرتا ہوں۔ ایک تو

خدام الاحمدیہ کا سالانہ فیصلہ

ہے کہ کونسی مجلس اچھی رہی۔ علاوہ خدام الاحمدیہ کی رپورٹوں کے مجلس خدام الاحمدیہ نے انسپکٹر بھجوا کر مختلف انجمنوں کے کام دیکھے۔ اس پر ایک فیصلہ کیا۔ ان کی رائے یہ ہے کہ کراچی کو ۱۰۵/۱۰۰ نمبر ملے ہیں۔ اور لاہور کو ۷۴/۱۰۰ اور راولپنڈی کو ۶۲/۱۰۰ اور گوجرانوالہ کو ۵۸/۱۰۰ اور خانیوال کو ۴۲/۱۰۰ یہ گویا پانچ جماعتیں اس ترتیب کے ساتھ آئیں۔ اول کراچی دوم لاہور، سوم راولپنڈی چہارم گوجرانوالہ اور پنجم خانیوال۔ قاعدہ کی رو سے جو جماعت اول رہے اس کو لوائے خدام الاحمدیہ اس سال کے لئے ملنا چاہیئے مجلس کی سفارش ہے کہ لاہور کی جماعت نے چونکہ اس دفعہ غیر معمولی کام کیا ہے۔ اس لئے اس سال لاہور کی جماعت کو باوجود دوم رہنے کے لواء دے دیا جائے اور کراچی کی جماعت چونکہ پہلے سے ہی اچھا کام کرتی چلی آرہی ہے۔ اس لئے اس کو نہ دیا جائے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ لاہور کی جماعت خدام الاحمدیہ نے اس سال بہت عمدہ کام کیا ہے۔ لاہور میں [illegible] کوئی شبہ نہیں کہ [illegible] نیم مردہ سی جماعت تھی۔ جس میں زندگی کی روح پھونک دی گئی۔ اور

اس خدمت کا سہرا

ان کے قائد محمد سعید اور ان کے چار پانچ مددگاروں پر ہے۔ جنہوں نے محنت کے ساتھ ان کا ساتھ دیا اور اس مجلس کی تنظیم میں ان کا ہاتھ بٹایا۔ پچھلے سیلاب کے موقعہ پر انہوں نے غیر معمولی طور پر کام کیا۔ اور پھر غیر معمولی طور پر اس کو دنیا کے سامنے روشناس بھی کرایا پس اس لحاظ سے وہ خاص طور پر تعریف کے قابل ہیں

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم اگر نمبر ڈالنے کی رسم ڈال دیں گے۔ تو اس سے بجائے حوصلہ بڑھنے کے اعتراض پیدا ہوگا۔ ہمیں ان کے اچھے کام کی مختلف مواقع پر تعریف کر دینی چاہیئے۔ لیکن ساتھ ہی ہم کو یہ امر بھی مد نظر رکھنا چاہیئے کہ جو اول نمبر پر ہے اس کو اول نمبر ہی دیا جائے۔ تاکہ آئندہ دوسرے کسی موقعہ پر کسی کی جنبہ داری یا کسی کی ناجائز تائید کا سامان پیدا نہ ہو۔ پس میں باوجود مجلس کی سفارش کے

یہ فیصلہ کرتا ہوں

کہ لواء حسب قاعدہ جماعت کراچی کو دیا جائے لیکن ساتھ اس کے میں لاہور کی جماعت کی تعریف بھی تمام دوستوں کے سامنے کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ ہر جماعت ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

مومنوں کی شناخت

یہی بیان فرمائی ہے کہ وہ تسابق اختیار کرتے ہیں۔ اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش یقیناً ہر قوم کے معیار کو اتنا بلند لے جاتی ہے کہ اس کا انسان قیاس بھی نہیں کر سکتا۔ جب کبھی نیکی دنیا سے مفقود ہو جائے۔ یا جب کبھی نیکی میں آگے بڑھنے کی روح مفقود ہو جائے اس وقت قوم یا مرنا شروع ہو جاتی ہے یا گرنا شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن جب تک تسابق کی روح کسی قوم میں قائم ہو۔ اس وقت تک خواہ وہ کتنی بھی ذلت میں پہنچی ہوئی ہو۔ اور کتنی بھی گری ہوئی ہو۔ پھر بھی جھلک دکھلاتی چلی جاتی ہے۔ اور اس کے لئے موقعہ ہوتا ہے کہ پھر آگے بڑھے

ہمارے قریب کے بزرگوں میں سے ایسے زمانہ میں جب مسلمانوں پر ایک قسم کے تنزل کی حالت آگئی تھی ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کہ تسابق کی وجہ سے ان لوگوں کے واقعات کو سن کر انسان کے دل میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔

سید اسمٰعیل صاحب شہید

جو تیرھویں صدی میں گذرے ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب کے دو نواسے تھے۔ اور سید احمد صاحب بریلوی کے مرید تھے۔ سید احمد صاحب بریلوی سکھوں سے جہاد کرنے کے لئے پشاور کی طرف گئے ہوئے تھے۔ یہ کسی کام کے لئے دلی آئے ہوئے تھے۔ تاکہ اپنے افراد سے مشورہ کریں۔ زیادہ تر ان کا کام یہ ہوتا تھا۔ کہ شاہ اسحٰق صاحب جو شاہ ولی اللہ شاہ صاحب کے پوتے تھے۔ ان سے مشورہ کر کے سید صاحب تک ان کی رائے پہنچایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ دہلی سے واپس جا رہے تھے۔ جب کیمبل پور کے مقام پر پہنچے۔ تو کسی نے ذکر کیا کہ اس دریا کو یہاں سے کوئی شخص تیر کر نہیں گذر سکتا۔ اس زمانہ میں صرف فلاں سکھ ہے جو گذر سکتا ہے جس کا دنیا میں کوئی اس کا مقابلہ کرنے والا نہیں۔ وہ جا رہے تھے۔ جہاد کے لئے جا رہے تھے۔ اپنے مرکز میں جانے کے لئے وہیں ٹھہر گئے کہا اچھا ایک سکھ ایسا کام کرتا ہے کہ کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ اب جب تک میں اس دریا کو پار نہیں کر لوں گا میں یہاں سے نہیں ہلوں گا۔ چنانچہ وہاں

تیرنے کی مشق

شروع کی۔ چار پانچ مہینے میں اتنے مشاق ہوگئے کہ تیر کر پار گذر سکے۔ اور بتا دیا کہ سکھ ہی نہیں ہیں اچھے کام کرنے والے مسلمان بھی جب چاہیں ان سے بہتر کام کر سکتے ہیں۔ تو دیکھو یہ ایک تسابق کی روح تھی۔ اور اس تسابق کی روح کو جب بھی ہم اپنے سامنے لاتے ہیں۔ تو ہماری روحوں میں ایک بالیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ہمارے دماغوں میں عزم پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ ہم اب مخالف یا مقابل یا رقیب سے کسی صورت میں دبیں گے نہیں۔ پس خدام کی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ کوشش کریں کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہمیں

مد نظر رکھنا چاہیئے

کہ جو ہم نے قانون بنایا ہے اس کو کسی چھوٹی سی وجہ سے نہ توڑیں۔ انہوں نے اچھا کام کیا ہے۔ ہم نے اس کو کئی جگہ بیان کیا ہے۔ اور تعریف کر دی ہے۔ میرے کئی خطبوں میں ذکر آگیا۔ میں اب بھی ان کی تعریف کرتا ہوں [illegible] کے جلسے میں بھی ان کی تعریف کی۔ اتنی تعریفوں کے بعد ہمیں یہ کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ہم کراچی کو لواء ان کے حق سے [illegible] کر دیں۔ جہاں انہوں نے تعریف قدم بڑھایا ہے کہ ایک سست جماعت سے ایک زندہ جماعت بنے ہیں۔ وہاں اگر وہ کوشش کریں۔ اور کراچی کے نوجوانوں والی خدمات پیش کریں تو لواء بھی لے سکتے ہیں۔ میں کراچی کے خدام کی ساری باتیں بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن درحقیقت انہوں نے جو قربانی کی ہے ابھی تک لاہور کی قربانی اس کو پہنچی نہیں۔ تو اگر وہ کوشش کریں۔ تو مجلس کی کراچی والوں سے کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔ لاہور والوں سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ وہ یقیناً لاہور ہو یا گوجرانوالہ ہو یا سیالکوٹ ہو جو جماعت بھی آگے نکلے گی۔ وہ اس کو لواء دیں گے۔

اس کے بعد میں

دوستوں کی تاریں

سنا دیتا ہوں جو کہ باہر سے آئی ہیں۔ جماعت کو سلام کرنے اور جلسے والوں سے دعا کی خواہش کرنے کے لئے

سید شاہ محمد صاحب سورابایا انڈونیشیا سے تار دیتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو ہمارا اسلام کہہ دیا جائے۔ اور ہماری کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ انڈونیشیا میں اس وقت جب ہم یہاں جمع ہوتے ہیں۔ انڈونیشیا کی جماعتیں بھی ایک جگہ پر سالانہ جلسہ مقرر کرتی ہیں۔ اور ملک کے کسی حصہ میں وہ اپنا سالانہ جلسہ کرتی ہیں۔ آج کل اور پرسوں ان کا جلسہ بھی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ

انڈونیشیا کی جو کنونشن ہو رہی ہے

اور کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کے لئے بھی دعا کی جائے۔ اس کے بعد آج تار ان کی پہنچ گئی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ

Convention and Tableegh gathering ended successfully.

ہماری کانفرنس اور تبلیغ کی مجلس بھی وہ کامیاب طور پر ختم ہو گئی ہے۔

Received messages from ministaries parties and personalities.

ہمیں [illegible] پیغامات ملک کی وزارتوں کی طرف سے بھی آئے، قومی پارٹیوں کی طرف سے بھی آئے۔ اور بڑے بڑے مشہور انڈونیشین آدمیوں کی طرف سے بھی آئے

ہم سب مبلغین اور حاضرین کانفرنس اپنی جماعت کے تمام دوستوں کو سلام بھیجتے ہیں۔ اور ان سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ یہ فرق ہے ہمارے ملک اور انڈونیشیا میں وہ لوگ

قدر کو پہچانتے ہیں

پچھلے دنوں یہاں فساد ہوا تو انڈونیشیا کے ایک وزیر نے ہمارے ایک آدمی کو بلایا۔ اور اسے کہا کہ ہمیں خبریں آ رہی ہیں۔ کہ پاکستان میں آپ لوگوں کے خلاف کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اور ان خبروں کو پڑھ کر لازماً آپ کے دلوں میں بھی شبہ پیدا ہوتا ہوگا۔ کہ ہم بھی تو اسلامی ملک ہیں۔ شاید ہم بھی وہی کچھ آپ کے ساتھ کریں گے۔ تو میں نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ میں آپ کو یہ یقین دلا دوں کہ جب تک ہم زندہ ہیں اس وقت تک آپ لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں دے سکتا۔ ہماری جب آزادی کی تحریک شروع ہوئی۔ تو آپ لوگوں نے ہمارے دوش بدوش کھڑے ہو کے دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ اور جس طرح ہمارے آدمی مارے گئے آپ کے بھی مارے گئے۔ جس طرح ہمارے آدمی قید ہوئے۔ آپ کے بھی قید ہوئے۔ اس خدمت کے بعد ہماری زندگی میں تو کوئی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ہمارے مرنے کے بعد لوگ ان قربانیوں کو بھول جائیں اور وہ نقصان پہنچائیں تو یہ بعد کی بات ہے۔ ہمارے سامنے یہ نہیں ہو سکتا اس لئے آپ تسلی سے یہاں رہیں اور گھبرائیں نہیں پھر صرف اسی پر بس نہیں کی ملیالی جماعت اسلامیہ نے تو سلسلہ اگر ہم پر ڈالا ہاں جماعت اسلامیہ ہے۔ وہ

مسجومی پارٹی کہلاتی ہے

افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں ایک دوسرے کے حالات سے لوگ ناواقف ہوتے ہیں۔ "الفضل" بھی اور "نوائے وقت" بھی اور "المصلح" بھی تینوں اخبار مختلف وقتوں میں یہ غلطی کر چکے ہیں کہ مسجومی پارٹی کو کمیونسٹ پارٹی قرار دے چکے ہیں۔ . . . .

. . . حالانکہ وہ مسجومی اسلامی پارٹی تو ہے لیکن وہ کمیونسٹ پارٹی نہیں ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کا نام ہے "دار الاسلام"۔ وہ بھی اسلامی پارٹی کہلاتی ہے۔ مگر اس کا نام مسجومی پارٹی نہیں ہے۔ اس کا نام دار الاسلام پارٹی" وہ باغی بھی ہیں لڑائیاں بھی کرتے ہیں۔ حملے بھی کرتے ہیں مسلمانوں کے گاؤں بھی جلا دیتے ہیں۔ ان کے آدمیوں کو قتل بھی کر دیتے ہیں لیکن مسجومی پارٹی تو

اسلامی تعلیم کی تائید میں

اور اس کو قائم کرنا چاہتی ہے۔ لیکن وہ کمیونسٹ نہیں ہے وہ بالکل اسی رنگ میں ہے جیسا کہ یہاں مبلغ، مذہبی پارٹیاں پاکستان میں اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتی ہیں۔ تو باوجود اس کے کہ وہ بھی اسلامی حکومت قائم کرنے کے دعویدار ہیں۔ ان کے سب سے بڑے لیڈر نے بڑا زور دار مضمون ہماری تائید میں اور ظفر اللہ خان کی تائید میں لکھا اور کہا کہ یہ سخت ظلم ہو رہا ہے۔ یہ تو اسلام کے خادم ہیں۔ جن کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہم ہرگز متفق نہیں ہو سکتے۔ تو ان لوگوں کے اندر یہ مادہ پایا جاتا ہے کہ وہ خوبی کو خوبی کے رنگ میں دیکھتے ہیں۔ اور بدی کو بدی کے رنگ میں دیکھتے ہیں۔

ملایشیا کے مبلغ بشیر الدین ابن عبید اللہ صاحب مرحوم کی بھی تار ہے۔ کہ حاضرین جلسہ کو سلام اور درخواست دعا۔

خیر الحصنی صاحب جو سارے دمشق میں ہمارے نمائندے ہیں۔ ان کی طرف سے بھی تار ہے کہ شام کی جماعت دل سے جلسہ کی کامیابی کی دعا کرتی ہے۔ اور حضور اور حاضرین جلسہ کو سلام عرض کرتی ہے اور دعا کی درخواست کرتی ہے۔ دمشق میں بھی جماعت اسلامی کی ہم نام جماعت "اخوان المسلمین" ہے ان کی شورش کی وجہ سے وہاں کی جماعت پر بھی آجکل کچھ ابتلاء کی صورت ہے۔ یعنی ان کی جو مجلس کی جگہ تھی۔ اس کو گورنمنٹ نے ضبط کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ لیکن گورنمنٹ نہیں بلکہ وقف کے متولی نے ان کو جگہ پر قبضہ کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

عبد المنان صاحب شاد ایک طالب علم ہیں۔ انہوں نے بلیک برن (انگلینڈ) سے تار دی ہے کہ حاضرین جلسہ کو سلام اور مبارکباد اور درخواست دعا۔

ہمارے مبلغ عبد اللطیف صاحب

ہیمبرگ جرمنی سے تار

دیتے ہیں۔ اور اس میں تمام دوستوں سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

میرا لڑکا رفیع احمد جو جاوا میں مبلغ مقرر کیا گیا ہے سورابایا میں کانفرنس میں شمولیت کے لئے گیا ہوا تھا وہاں سے وہ جلسہ میں شامل ہونے والے سب احمدیوں کی خدمت میں السلام علیکم بھجواتا ہے۔ اور درخواست دعا کرتا ہے

امیر جماعت احمدیہ و مبلغ سلسلہ کولمبو سیلون (لنکا) کی تار ہے۔ سب کو السلام علیکم کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جلسہ کو کامیاب کرے۔ اور مسجد احمدیہ کی تکمیل کے لئے دوستوں سے دعا بھی چاہتے ہیں۔ اور اس کے فنڈ کے اکٹھے ہونے کے لئے بھی دعا چاہتے ہیں۔ وہاں جماعت تھوڑی ہے اور وہ شہر بہت بڑا ہے جیسے کلکتہ ہے بمبئی ہے اس لئے وہاں زمینیں مہنگی ملتی ہیں اور کہتے ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو کوئی ذریعہ اب عطا کرے کہ ہم یہاں زمین خرید کر مسجد اور دار التبلیغ بنا سکیں۔

جماعت احمدیہ جکارتا

پہلے میں نے سورابایا سے جو کانفرنس کی جگہ تھی سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ کی تار پڑھی تھی۔ اب یہ جماعت احمدیہ جکارتا جو حکومت کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ جیسے ہمارا کراچی ہے۔ وہاں کی جماعت احمدیہ کی طرف سے تار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ پر بہت برکات نازل فرمائے اور ہمارے امام کو لمبی زندگی عطا فرمائے

امۃ الرشید صاحبہ بنت مرزا سلطان بیگ صاحب (ٹمین Tam جگہ لکھی ہے) افریقہ کا کوئی مقام ہے۔ میں اس جگہ کو نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کو کامیاب کرے سب حاضرین کو السلام علیکم پہنچا دیا جائے۔

مولوی عطاء اللہ صاحب کماسی گولڈ کوسٹ (افریقہ) سے تار دیتے ہیں کہ جماعت کماسی کی طرف سے السلام علیکم جلسہ سالانہ کی مبارکباد اور درخواست دعا۔

ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب

جیسلٹن (بورنیو) سے تار

دیتے ہیں۔ کہتے ہیں السلام علیکم اور درخواست دعا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایک نئی اور مضبوط جماعت پیدا کرے جو کہ اسلام کی خدمت میں لگی رہے۔

ان کی اطلاع آئی ہے کہ وہاں ایک علاقہ میں احمدیت میں لوگ داخل ہونا شروع ہو گئے ہیں اور کثرت سے دوگروں میں میلان معلوم ہوتا ہے اسی سلسلہ میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے دیر سے فلپائن میں تبلیغ کا خیال تھا۔ اور اس کے لئے میں نے اپنے ایک داماد کو وہاں بھجوانے کے لئے تیار کیا تھا۔ لیکن وہاں کی حکومت سخت متعصب عیسائی ہے۔ اور وہ مبلغ کو آنے نہیں دیتی۔ انہوں نے یہ عذر کیا تھا کہ اگر کسی مبلغ نے آنا ہے۔ تب تو اجازت نہیں دی جا سکتی۔ لیکن معلم آ سکتا ہے۔ اور اس کے لئے جماعت یہاں سے درخواست کرے۔ وہاں کے لوگوں میں چونکہ اس وقت جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ کہ تعلیم اسلام سیکھیں انہوں نے ہم کو لکھ کے بھجوا دیا تھا کہ ہمیں معلم کی ضرورت ہے۔ یہ درخواست ساتھ لگا دو۔ اور پھر پاسپورٹ بنوا لو۔ ابھی ہم وہ کوشش کر رہے تھے۔ کہ کل پہلا احمدی خدا تعالیٰ نے وہاں بنا دیا ہے۔ کل ایک شخص کی درخواست بیعت فلپائن سے آ گئی۔ اور آئی بھی اس سخت علاقہ سے ہے۔ جہاں کے مسلمانوں نے آج تک ہتھیار نہیں رکھے۔ اور وہ اب تک لڑ رہے ہیں

امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ

انڈیا سے تار دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلسہ کو کامیاب کرے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب ابراہیم صاحب خلیل فری ٹاؤن افریقہ سے تار دیتے ہیں (یہ سیرالیون کا شہر ہے) جماعت کو جلسہ سالانہ مبارک۔ اور درخواست دعا

منظور احمد صاحب کویت سے تار دیتے ہیں (یہ عرب کا علاقہ ہے) کہ جلسہ سالانہ میں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سیٹھ عبد اللہ بھائی سکندر آباد دکن

سے تار دیتے ہیں کہ جماعت کی خدمت میں دعا اور سلام۔ یہ آنے والے تھے بڑی مشکل سے پانچ سال کی کوششوں کے بعد گورنمنٹ نے ان کو پاسپورٹ دیا تھا۔ لیکن تئیس تاریخ کو ان کے بھائی کہ زیادہ تر تجارت وہی کرتے تھے۔ اور جن کے کام پر خاندان کا زیادہ تر گذارہ تھا فوت ہو گئے۔ جس کی وجہ سے ان کا آنا یہاں ملتوی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی وفات کو خاندان کے لئے مالی مشکلات کا موجب نہ بنائے۔ بلکہ آگے سے زیادہ برکات نازل فرمائے۔

احمد سریدی و جو کجا کارتہ۔ احمد سریدی ایک انڈونیشین ہے یہ بدھ مذہب کا تھا۔ بدھ مذہب سے اسلام لایا۔ اور پھر قادیان میں اس نے تعلیم پائی نہایت مخلص جوان ہے۔ وصیت اس نے کی ہوئی ہے۔ نہایت باقاعدہ طور پر اپنا وصیت کا چندہ ادا کرتا ہے۔ اور بڑا اچھا مبلغ ہے وہ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کو کامیاب کرے۔ میرے اہل و عیال کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔ بچوں کی تربیت کے متعلق میں زور دیتا رہتا ہوں۔ اس شخص کو حالانکہ یہ انڈونیشین ہے اور ہم سے دور ہے۔ اتنا خیال ہے کہ خط بھیجتا ہے تو کوئی پندرہ پندرہ خط نکل آتے ہیں۔ کوئی گیارہ بارہ بچے ہیں ان کے ہر ایک کی طرف سے ایک خط لکھا ہوا ہوتا ہے۔ تاکہ ان کا تعلق قائم رہے۔

عبد الغفور صاحب کویت (یہ بھی عرب کا ملک ہے) جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں ہمیں بھی دعاؤں میں یاد رکھا جائے۔

ملک عزیز احمد صاحب جو مبلغ ہیں اور پنجاب ہی کے رہنے والے ہیں۔ سورابایا انڈونیشیا سے تار دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سورابایا حضور کو اور حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کہتی ہے۔ اور درخواست دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انڈونیشین احمدیوں کی کانفرنس کو کامیاب کرے۔

مولوی عبد الکریم صاحب فری ٹاؤن افریقہ سید عبد الرحمن صاحب

کلیولینڈ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ

کہتے ہیں کہ سب افراد خانہ کی طرف سے السلام علیکم ان مبارک ایام میں ہم لوگوں کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

یہاں نوجوانوں میں سے ہیں۔ جو کہ بیس پچیس سال ہوئے میری اس آواز پر کہ نوجوانوں کو غیر ملکوں میں نکل جانا چاہیئے باہر چلے گئے تھے۔ اب تم استنے پر کم اثر پڑتا ہے۔ اس زمانہ میں یہ روح دل میں زیادہ تھی۔ میں نے تحریک کی اور اس وقت چار پانچ نوجوان باہر نکل گئے۔ اب وہ امریکہ کا باشندہ بنا ہوا ہے اب کوئی احمدیت کو وہاں سے نکال ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ وہاں کا باشندہ ہے۔ اگر پاکستان کے مولوی غالب ہو جائیں۔ تو اس کو نہیں نکال سکتے۔ کیونکہ وہ امریکہ کا باشندہ ہے۔ اگر امریکہ کے لوگ ہمارے مخالف ہو جائیں۔ تو وہ اس کو نکال نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ امریکہ کا باشندہ ہے۔ تو احمدیت اس کے ذریعہ سے گویا امریکہ میں قائم ہو گئی ہے۔

عبدالرحمن صاحب لندن جو جماعت کی طرف سے تجارت کے انچارج ہیں۔ وہ بھی السلام علیکم اور درخواست دعا کرتے ہیں۔

باجوہ صاحب جو ہمارے وہاں مبلغ ہیں۔ ان کی طرف سے بھی تار آئی ہے۔ تمام دوستوں سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ انگلینڈ کی ترقی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ رنگون

کہا ہے کہ تمام احمدی بھائیوں کو السلام علیکم اور دعا کی درخواست کی جائے۔

خلیل احمد صاحب ناصر رئیس المبلغین امریکہ واشنگٹن سے تار دیتے ہیں۔ کہ تمام حاضرین جلسہ کو السلام علیکم اور درخواست دعا۔ اور وہ لکھتے ہیں۔ کہ اس درخواست میں امریکہ کے تمام مشن شامل ہیں۔

نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ علاقہ نائیجیریا سے تار دیتے ہیں۔ کہ جلسہ کی مبارکباد عرض ہے۔ اور حاضرین سے درخواست دعا ہے۔

قریشی محمد افضل صاحب رئیس التبلیغ گولڈ کوسٹ سالٹ پانڈ (افریقہ) تار دیتے ہیں۔ کہ تمام مبلغین اور جماعت دعا کی درخواست کرتی ہے۔ اپنی وفاداری کا یقین دلاتی ہے۔ اور جلسہ کی کامیابی اور حضور کی صحت کے لئے دعا کرتی ہے۔

چوہدری غلام یٰسین صاحب اور مولوی نور الحق صاحب دونوں مبلغ نیو یارک امریکہ میں ہیں۔ وہ تمام دوستوں کو اور مجھ کو السلام علیکم بھجواتے ہیں۔ اور میری صحت اور اسلام کی ترقی کے لئے دعا کرتے ہیں

پروفیسر عبدالسلام صاحب کیمبرج

یہ اس وقت کیمبرج یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ عادت پاکستان میں تعلیمی طور پر ان کو سب سے بڑا اعزاز حاصل ہے۔ پاکستان سے مانگ کر کیمبرج یونیورسٹی نے ان کو لیا ہے۔ ان کو یونیورسٹی میں مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے تین سال کے لئے ان کو مانگا ہے اور وہاں لگایا ہوا ہے۔ وہ حاضرین جلسہ کو اور مجھے سلام بھی بھجواتے ہیں۔ اور درخواست دعا کرتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں مجھے یاد آیا کل ایک لڑکا ملا۔ میرے لئے بالکل نیا علم تھا۔ لاہور کی جماعت ملی تو ایک لڑکے کو انہوں نے پیش کیا اور کہا کہ اس نے میٹرک پاس کیا ہے۔ اور اس کو پنجاب یونیورسٹی نے

اعزازی پی۔ ایس۔ سی کی ڈگری

دی ہے۔ اور اب یہ ملٹری کے میڈیکل کالج میں جو حال ہی میں نیا کھلا ہے پڑھ رہا ہے۔ اور پھر شاید وہ اس کو اعلیٰ تعلیم دلائیں۔ میں نے پوچھا کس طرح۔ اعزازی ڈگری ایک لڑکے کو کیونکر مل گئی۔ انہوں نے کہا اس کا ذہن بڑا اچھا ہے اس نے

نئی گیس

ایجاد کی تھی۔ اور گیس کی نئی ایجاد کی وجہ سے اس کو اعزازی ڈگری دی گئی۔ عبدالسلام نے بھی اسی طرح ترقی کی۔ عبدالسلام یورپ میں جا کر فرسٹ ٹھہرا اور اتنے سال میں اس نے امتحان دیا۔ کہ کبھی کسی ہندوستانی اور پاکستانی نے اتنے سال میں وہ امتحان پاس نہیں کیا تھا۔ بلکہ اس سے زیادہ لمبے عرصہ میں پاس کیا تھا۔ اور باوجود تھوڑے عرصہ میں امتحان دینے کے پھر یہ فرسٹ رہا۔ اور امریکہ میں اس کو یونیورسٹیوں میں لیکچر دینے کے لئے بلایا گیا۔ اخبار کہہ دیں گے۔ کہ احمدی سفارشوں سے نوکر ہو جاتے ہیں احمدی احمدیوں کو نوکر کرواتے ہیں۔ یہ آپ نیل ہوتے ہیں۔ اور پھر نوکریوں کا الزام احمدیوں پر لگاتے ہیں۔ اسی طرح یہ لڑکا ہے۔ اگر یہ اچھی ترقی کر گیا۔ تو جس نے اس عرصہ میں گیس ایجاد کر لی ہے۔ یورپ اور امریکہ کے سائنسدانوں کا اس نے مقابلہ کر لیا تو اس کے اوپر پھر یہ شور مچانا کہ احمدیوں کا لحاظ کیا جاتا ہے کتنی حماقت کی بات ہو گی۔

شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

(اس مشرقی افریقہ میں تین ملک شامل ہیں) (۱) کینیا۔ (۲) ٹانگانیکا اور (۳) یوگنڈا۔ یہ ان ساروں کے رئیس التبلیغ ہیں) وہ جماعت اور مبلغین کی طرف سے السلام علیکم مجھ اور حاضرین کو بھجاتے ہیں۔ اور درخواست دعا کرتے ہیں۔ امیر جماعت قادیان (انڈیا) یہ کوئی بے معنی سی تار معلوم ہوتی ہے۔ وہ تو یہاں آئے ہی نہیں۔ لکھتے ہیں بخیریت پہنچ گیا ہوں۔ اصل میں غالباً تار خود یہاں سے گیا تھا۔ اس کی خبر ہے۔ کہ قافلہ خیریت سے پہنچ گیا ہے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کی مبارکباد اور جلسہ سالانہ کی کامیابی کی دعا۔

میاں شریف احمد صاحب اور ٹاڈو کینیڈا۔ یہ مجھ کو ہمارا ایک ملک ہے۔ لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر ہمارے لئے بھی دعا کی جائے۔

جماعت مسقط

(یہ عرب کا علاقہ ہے) تمام حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم اور درخواست دعا۔ جلال الدین صاحب سیلون کولمبو۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کو کامیاب کرے۔ حاضرین جلسہ کی خدمت میں سلام۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نگومبو حاضرین جلسہ کو السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کو کامیاب کرے جلال الدین صاحب نگومبو۔ یہ دونوں سیلون کی تاریں ہیں حاضرین کو السلام علیکم اور ہمارے لئے درخواست دعا۔ محمد احسن صاحب کولمبو۔ السلام علیکم اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی خوشحال زندگی بخشے اور جلسہ کو کامیاب کرے۔ فضل الٰہی صاحب کولمبو۔ سب کو السلام علیکم اللہ تعالیٰ جلسہ کو کامیاب کرے۔

نصیرہ بیگم صاحبہ ڈھاکہ دعا کی درخواست کرتی ہیں شیخ محمد حسین صاحب ڈھینگرہ کراچی۔ افسوس ہے جلسہ پر حاضر نہ ہو سکا۔ دعا کی درخواست ہے۔ خلیل عشرت صاحبہ ڈھاکہ السلام علیکم اور درخواست دعا۔

عبدالباقی صاحب میر پور خاص رنگریزی کے کارکنان کی طرف سے اور خاکسار کی طرف سے حاضرین کو السلام علیکم اور درخواست دعا۔ زینب حسن صاحبہ چٹاگانگ چٹاگانگ کے کمشنر محمود الحسن صاحب کی بیوی ہیں بیگم عبداللہ بھائی صاحب کی بیٹی ہیں۔ چونکہ ان کے چچا فوت ہو گئے یا پاکستان آ رہی تھیں کہ ان کو سکندر آباد میں اپنے چچا کی وفات کی وجہ سے ٹھہرنا پڑا۔ لکھتی ہیں چچا جان احمد بھائی صاحب کی وفات کی وجہ سے احمد بھائی ان کا نام تھا۔ جلسہ سالانہ پر آنا ملتوی ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر فرزند علی صاحب۔ پروفیسر بشارت الرحمن صاحب اور رفیق اکرم صاحب قادیان (یہ قادیان کے قافلہ کے ساتھ گئے تھے) حاضرین جلسہ کو السلام علیکم اور درخواست دعا۔ آمنہ بی بی صاحبہ پاکپتن۔ ٹی بی سے بیمار ہوں حاضرین جلسہ سے دعا کی درخواست ہے ملک محمد افضل صاحب گوجرانوالہ۔ میں بیمار ہوں درخواست دعا ہے۔ مقصود احمد صاحب نبی سر روڈ۔ حاضرین جلسہ کو سلام و درخواست دعا۔ بیماری کی وجہ سے میں نہیں آ سکا امیر جماعت احمدیہ بدین (سندھ) درخواست دعا۔ عبدالرحیم صاحب کراچی۔ بوجہ بیماری اور دیگر تکالیف کے جلسہ پر نہیں آ سکا۔ خاکسار یہ خدام کے قائد ہیں۔ حفیظ الرحمن صاحب کراچی صحت کے لئے درخواست دعا۔ غلام حسین صاحب ڈیرہ غازی خان۔ ایک مقدمہ ہے اس میں کامیابی کے لئے دعا۔ جمیلہ حسن صاحبہ وادو اپنے لئے اور خاندان کے لئے درخواست دعا (یہ سندھ کا شہر ہے) محمد دین صاحب سیالکوٹ۔ یہ آزاد کشمیر میں ملازم ہیں۔ اصل سیالکوٹ کے ہیں۔ وہاں ان کی لڑکی فوت ہو گئی ہے اس لئے نہیں آ سکے۔ ایشیا افریقہ کمپنی کراچی تمام حاضرین جلسہ کو السلام علیکم اور درخواست دعا۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کو کامیاب کرے۔ جماعت احمدیہ شوپیاں کشمیر (ہندوستان) جماعت احمدیہ آسنور کشمیر کی طرف سے جلسہ کی مبارکباد اور درخواست دعا۔ صوفی

عبدالرحیم صاحب حیدر آباد سندھ بہت سی مشکلات میں درخواست دعا کرتا ہوں۔ عبداللطیف صاحب ریلوے ہسپتال کراچی بیوی بیمار ہے۔ حضور اور جماعت سے درخواست دعا ہے۔ محمد غوث صاحب حیدر آباد سندھ۔ السلام علیکم اور درخواست دعا۔ فضل کریم صاحب بورے والا ضلع ملتان السلام علیکم اور درخواست دعا۔ محمد بشیر صاحب ایبٹ آباد کوہاٹ۔ حاضرین جلسہ کو السلام علیکم بعض حالات کی وجہ سے میں نہیں آ سکا۔ عبداللطیف صاحب ہو بادہ مشکلات میں پھنسا ہوا ہوں دعا کی جائے۔ ملک بشیر احمد صاحب جوڑا حیدر آباد (سندھ) مشکلات میں پھنسا ہوا ہوں دعا کی جائے۔ عبدالحمید صاحب دہ تمام سب حاضرین جلسہ کو السلام علیکم اور مالی مشکلات کے باعث جلسہ پر نہیں آ سکا۔ مرزا عبدالرحمن صاحب کراچی بعض مشکلات کی وجہ سے جلسہ پر نہیں آ سکا۔ معراج دین صاحب کراچی اپنے لئے اور بچوں کے لئے دعا۔ مرزا عبدالمنان صاحب کراچی دعا کی درخواست۔ عزیزہ بیگم حیدر آباد۔ وہ اپنے خاوند کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ عارف والا سے محمد صاحب چک ۲۲۲ تار دیتے ہیں کہ ان کی بیوی فوت ہو گئی ہے اس لئے وہ جلسہ پر نہیں آ سکے۔ دعا کی جائے۔ عبدالحکیم صاحب دادو سے تار دیتے ہیں کہ تمام دوستوں سے میری طرف سے درخواست دعا کی جائے۔ میرا اونٹ مر گیا ہے

کراچی سے تار دیتے ہیں کہ السلام علیکم۔ سارے حاضرین مجلس کو اور پیرس نواس کے سب سے دعا اور برکات کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور میں التجائی درخواست کرتا۔ جمیل احمد صاحب رشید لاہور یہ تار دیتے ہیں کہ تمام بھائیوں کو میری طرف سے سلام اور صحت اور تجارت اور فائدہ کے لئے دعا کی جائے۔ بیگم منصور لاہور سے دیتی ہیں کہ میرے فرزند کی کامیابی کے لئے جو لاہور میں پڑھ رہے ہیں دعا کی جائے۔ اور ترقی کے لئے دعا کی جائے۔ عبدالغفور صاحب کوہاٹ سے کہتے ہیں یہ لکھتے ہیں۔ خیر محمد صاحب ڈیرہ غازی خان سے دعا کے لئے لکھتے ہیں

محمد احمد صاحب لاہور سے دعا کے لئے کہتے ہیں۔ (یہ ہماری ہمشیرہ کا لڑکا ہے) اس کی بیوی بیمار ہے (جو میاں بشیر احمد صاحب کی لڑکی ہے) اس کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

محمد شفیع صاحب اگزیکٹو انجنیئر میر پور خاص دعا کے لئے لکھتے ہیں

نقیر اللہ صاحب لاہور سے حاضرین کو جلسہ کی بادہ دیتے ہیں۔ اور درخواست دعا کرتے ہیں۔ لید احمد صاحب سید والا سے درخواست دعا کرتے ہیں عبدالحمید صاحب فیدہ۔ یہ رئیس ہیں فیدہ وہ بھی جلسہ کی مبارکباد اور دعا کے لئے کہتے ہیں۔

قریشی محمد سعید صاحب بھلوال اعاضرین جلسہ السلام علیکم اور درخواست دعا۔

کیمبے۔ او سعید علی صاحب کو مبو سیا ا دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (باقی)

اردو ہندو مہاسبھا اور لیڈروں کی نظر میں

پنڈت ... نے ... میں ایک افتتاح کے موقعہ پر کہا کہ اردو مسلمانوں کی زبان نہیں۔ اردو کو ترقی دینا چاہیئے۔ وہ بھی ایک مالدار ادب رکھتی ہے۔ اور آپ نے بتایا کہ قدامت پسند جو مت ہندو مہاسبھا اپنے اخبارات اردو میں اور اردو لٹریچر اردو میں شائع کر رہی ہے۔ پنڈت پنت نے بھی ہندوستانی ... کی سالانہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا کہ اردو کو اس کا صحیح مقام ملنا چاہیئے۔ انہوں نے اردو کو ہندی کا جزو بتاتے ہوئے کہا کہ اردو ہندی سے صرف اتنی مختلف ہے کہ اس میں عربی اور فارسی کے الفاظ شامل ہیں۔ اردو ہمارا مشترکہ ورثہ ہے اسے بھی ترقی دینی چاہیئے۔ لہٰذا کچھ عرصہ قبل صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے فرمایا تھا کہ ہندی کی ترویج سے علاقائی زبانوں کو خوف کھانے کی کوئی وجہ نہیں۔ تمام علاقائی زبانوں کو اپنا اپنا مقام حاصل ہوگا۔ علاقائی ادب قوم کا قیمتی سرمایہ ہوگا۔ اسی طرح مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ مسٹر ... لال ... نے "اردو ہندی" سمیلن کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا کہ

"یہ بات واقعی بڑے افسوس کی ہے کہ ملک کی ایک قدیم زبان سنسکرت اور ملک کی بڑی زبان اردو کو صوبائی حیثیت نہیں دی گئی۔ لیکن جہاں تک میرا اپنا خیال ہے سنسکرت تو اب ایک بوڑھی زبان بن چکی ہے جس میں چلنے اور بڑھنے کی طاقت نہیں رہ گئی ہے۔ لیکن اردو جو سچ مچ سارے ہندوستان میں بولی اور سمجھی جاتی ہے کو کوئی صوبائی حیثیت نہیں دی گئی۔ ... سے اردو کی مقبولیت اور خواہ زیادہ ہوتے ہیں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ ہم کو یہ دیکھ کر خوشی ہوگی کہ اس زبان سے ہندوستان کی سب ہی زبانیں فائدہ اٹھاتی ہیں۔"

(الجمعیۃ ۲۰ ۱۱/۵۴)

تحریک تحفظ گاؤ (ڈاکٹر راجن بابو اور پنڈت نہرو)

تحریک "تحفظ گاؤ" بھی ان تحریکات میں سے ہے کہ جن کے ذریعہ فرقہ وارانہ جذبات بھڑکانے کی کوشش ہوتی ہے۔ اور اس کے ... ہیں ایک یا دوسرے مقام پر ملکی ذمہ داروں ... تی ہے۔ مدراس میں مویشیوں کے کالج کی ... کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر نہرو نے کہا کہ بہت سے لوگ مویشیوں کے مسئلہ کو اس طرح سوچتے ہیں۔ کہ اگر ان کے فیصلہ پر عملدرآمد کیا جائے۔ تو اس کے انتہائی خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ سب سے پہلے تو ملک کے تمام مویشیوں کی تعداد ہی پر بڑا خراب اثر پڑے گا۔ کھاد ختم ہو جائے گی۔ تعداد دیڑھ جائے گی۔ مریل جانوروں میں اضافہ ہوگا۔ اور اچھے قسم کے جانور ختم ہو جائیں گے سارے ملک میں گائے کا بڑا خیال کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس کی پوجا بھی ہوتی ہے۔ لیکن بجائے اکثر جانوروں کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ان کی جانب کوئی توجہ مبذول نہیں کی جاتی میں نے اس قسم کی بات کسی اور ملک میں نہیں دیکھی ہندوستان میں بہت سے ایسے حصے ہیں جہاں گائے کو سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور کبھی جذبات کے تحت بھی اس کے نام پر جھگڑا کھڑا کیا جاتا ہے۔ ہمیں مویشیوں کی ضرور حفاظت کرنی چاہیئے۔ لیکن انہیں اپنے جذبات کا آلہ کار بنانا انتہائی حماقت ہے۔ اس سے بجائے فائدہ کے بڑے نقصانات کا اندیشہ ہے۔

گذشتہ دنوں نئی دہلی سے ریڈیو پر صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ بھارت میں دنیا بھر سے زیادہ مویشی ہیں۔ مگر ان کی حالت سب سے بدتر ہے ناکارہ ہونے پر مویشیوں کو کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کا رکھنا گھاٹا کا سودا سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ آوارہ مویشی سوسائٹی پر بوجھ بن جاتے ہیں۔

آریہ سماج کی لیڈر شپ بدلو

اسی عنوان کے تحت ہفتہ وار آریہ ویر جالندھر لیڈنگ آرٹیکل سے ذیل کا اقتباس پڑھیئے جس سے تحریک آریہ سماج کی موجودہ حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔

"آریہ سماج کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آج ایک ہی آواز اٹھ رہی ہے کہ آریہ سماج کی ورتمان خستہ حالت کا کارن اس کی ورتمان لیڈر شپ ہے اسے بدلو"

"فدائی لیڈروں کی جگہ آریہ سماج کی لیڈر شپ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں آ گئی ہے۔ جن میں نہ تیاگ ہے نہ سیوا کا بھاؤ۔ نہ مہرشی کی سپرٹ۔ نہ پرچار کی لگن۔ نہ سدھانت وشواس پریم کا دردڈھتا۔۔۔۔ ورتمان سرمایہ دار آریہ لیڈروں نے آریہ سماج کو زمانے کے پیچھے چلا دیا ہے۔۔۔ یہ لیڈر*"

*بجز سرمایہ داری کو ہی تکمیہ سمجھتے ہیں۔۔۔ ۔۔۔ یہ سرمایہ داری سے لیڈر بنتے ہیں۔" (۸ ۱۱/۵۴ صفحہ)

وہاں سے قادیاں دارالاماں تک بات جا پہنچی

(از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل - لاہور)

کہاں سے دیکھیئے آخر کہاں تک بات جا پہنچی
کہ اس جانِ جہاں روحِ جناں تک بات جا پہنچی

جو دل لاہور اکتا یا تو ربوہ میں سکون آیا
وہاں سے قادیاں دارالاماں تک بات جا پہنچی

مرے ستار تو ہی پردہ پوشی کرنے والا ہے
کہ رفتہ رفتہ گوشِ دشمناں تک بات جا پہنچی

زمین والوں نے بیحد دکھ دیئے ہم چپ رہے لیکن
یہ ان آہوں کے صدقے آسماں تک بات جا پہنچی

یہ دل ہی دل میں مرنا آہیں بھرنا زار یاں کرنا
نہ آیا راس فریاد و فغاں تک بات جا پہنچی

میں ان سے شکوہ کیا کرتا میں اپنا حال کیا کہتا
بالآخر "در حدیثِ دیگراں" تک بات جا پہنچی

جو دل میں تھا نہاں آخر عیاں ہو کر رہا اکمل
لبوں پر اس دہاں سے اُس زباں تک بات جا پہنچی

قادیان 'آزاد نوجوان' کی نظر میں

حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے زیارت قادیان کے لئے تلقین فرمائی ہے۔ احباب محترم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر ہفت نامہ "آزاد نوجوان" کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں جو انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان کی زیارت کے بعد تحریر فرمائے ہیں۔ احباب کے لئے لازم ہے۔ کہ کثرت سے مرکز کی زیارت سے استفادہ کرتے رہیں۔ یہ امر جہاں ان کے لئے بھی مفید ہے مرکز کے لئے بھی تقویت کا باعث ہے۔

"میں مدراس میں پھر واپس پہنچ گیا ہوں۔ لیکن قادیان کی یاد ابھی تک تازہ ہے۔ وہ گلی کوچے۔ گھر۔ دوست اور وہ بلند و بالا منار میرے ذہن میں تر و تازہ ہے۔ دن گذرتے جائیں گے۔ لیکن قادیان کی یاد ہرگز فراموش نہ ہوگی۔ یہ سب کچھ بہت دلچسپی کا موجب تھا۔ افسوس کہ قادیان کی شان و شوکت کے ایام میں ہم اس کی زیارت نہ کر سکے۔ مجھے یقین ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق قادیان کے باغ و بہار کے دن پھر لوٹ آئیں گے۔

"میں اس امر کا شدید جذبہ پاتا ہوں کہ ہر سال قادیان کی زیارت کیا کروں۔ قادیان کی فضاء تقویت دینے والی شئے کی زیادتی کا موجب ہوتی ہے۔ قادیان کا ماحول خصوصاً اپنے اندر طاقت رکھتا ہے۔ میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں۔ کہ قادیان میں بعض مخفی طاقتیں پائی جاتی ہیں جو احباب میں روح پھونکتی رہتی ہیں۔ میں جلسہ سالانہ کے خوش آئیند ایام کے لئے ہمہ تن اشتیاق ہو رہا ہوں"

"گو ہم مدراس واپس پہنچ چکے ہیں لیکن محسوس ہوتا ہے کہ ہم کوئی چیز قادیان چھوڑ آئے ہیں۔ یعنی اپنا دل اور اپنی روح۔"

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمانوں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمائیے۔ نیتجے خوشخط ہوں ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مسلم نوجوانوں کی پہلی بین الاقوامی اسمبلی

مسلم نوجوانوں کی پہلی بین الاقوامی اسمبلی کے بے نظیر تاریخی اجتماع منعقدہ کراچی میں ممالک لنکا۔ انڈونیشیا۔ الجزائر۔ افغانستان و بحرین قوم پرست چین۔ مصر، شام ۔ لبنان ۔ ملایا ۔ مراقش نائیجیریا ۔ سوڈان ۔ مشرقی و جنوبی افریقہ ۔ ٹرینی داد تھائی لینڈ ۔ تیونس ۔ عراق ۔ سنگاپور ۔ مغربی جرمنی کے نمائندے شامل ہوئے ۔ اس موقع پر کئی ممالک کے رہنماؤں نے تقاریر کیں یا پیغامات ارسال کئے ۔ مثلاً صدر انڈونیشیا ڈاکٹر سوکارنو ۔ گورنر جنرل پاکستان غلام محمد ۔ وزیر اعظم پاکستان ۔ محمد علی ۔ وزیر مواصلات پاکستان ڈاکٹر خانصاحب ۔ کراچی کے میئر مسٹر محمود ہارون ۔

اس موقعہ پر اسلامی ثقافتی نمائش کا انتظام بھی کیا گیا ۔ جس کا افتتاح ڈاکٹر خانصاحب نے کیا نمائش میں قرآن مجید کے مختلف زبانوں کے تراجم بھی پیش کئے گئے ۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے شائع کردہ نو زبانوں کے تراجم کے نسخے بھی نمائش میں رکھے گئے ۔

کراچی ۔ ۹ رجنوری (یو ۔ پی ۔ پی) احمدی صحافیوں کی عالمی انجمن کے سیکرٹری جنرل مسٹر تاثیر احمدی نے ایک بیان میں مسلم نوجوانوں کی عالمی اسمبلی کے اغراض و مقاصد کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلم نوجوانوں کی عالمی تنظیم سے مسلم ممالک کے اتحاد و یگانگت کو بڑا فائدہ پہنچیگا ۔ اور باہمی اخوت کے جس رشتہ میں مسلمان بندھے ہوئے ہیں اسے اور تقویت ہوگی ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مسلم دنیا کا پریس اس سلسلے میں کارکنان اسمبلی سے پورے تعاون کا ثبوت دے گا ۔ اور اس کے نیک مقاصد کو ایک زندہ حقیقت بنانے کے کام میں مدد دیگا ۔ مسٹر تاثیر احمدی نے ساری دنیا کے احمدی صحافیوں کی طرف سے مسلم نوجوانوں کی عالمی اسمبلی کو مکمل تعاون اور حمایت کا یقین دلاتے ہوئے اپنے بیان کے آخر میں کہا ہے کہ آج اسلام کی سربلندی کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان پوری طرح متحد ہو کر اسلام کی نشر و اشاعت کے کام میں لگ جائیں اور غیر مسلموں کے سامنے اسلام کو حقیقی رنگ میں پیش کرنیکی کوشش کریں اگر عالمی اسمبلی اس مقصد میں کامیاب ہوگئی تو یہ اسلام کی سب سے بڑی خدمت ہوگی ۔ اسلام کی تبلیغ روئے زمین کے کناروں تک پہنچانا ہر مسلمان کا فرض ہے

(المصلح)

ایک افسوس ناک انتقال

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید
ز جام دہر مئے کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ

یہ خبر نہایت رنج و غم سے تحریر کی جاتی ہے ۔ کہ میرے چچا زاد بھائی عزیزم راجہ حمید الرحمن خان صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر مورخہ ۱۸ رجنوری ۱۹۵۵ء بروز منگل بوقت سحر بعمر ۲۷ سال اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

عزیزم مرحوم کے والد حضرت راجہ محمد حیدر خان صاحب رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے ۔ گویا مرحوم پیدائشی احمدی تھے ۔ مرحوم موصی بھی تھے ۔ اور اپنی زندگی میں حصہ جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ادا کر چکے تھے ۔

مرحوم کی عمر گو ۲۷ سال کے قریب تھی ۔ ابھی جوان تھے لیکن بیماری کے خطرناک حملوں نے عزیزم کو کمزور اور لاغر کر دیا تھا ۔ نماز اور دیگر احکام اسلام کے پورے طور پر پابند تھے اور اپنے رشتہ داروں اور گھر کے بچوں کو بھی پابند کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہتے تھے ۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ دو لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑے ہیں ۔ احباب جماعت ۔ درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے حق میں دعا فرمائیں کہ خداوند کریم جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ۔ اور ہم متعلقین کو جو ان کی وفات سے غمزدہ ہیں صبر جمیل کا اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق اپنے فضل سے عطا فرمائے ۔ اور مرحوم کے یتیم بچوں کو دین و دنیا میں ہر لحاظ سے کامیاب و کامران فرما دے اور سب کچھ کرنے کی انہیں توفیق عطا فرمائے ۔ جو ان کے مرحوم والد کی خواہشات تھیں ۔ آمین ثم آمین ۔

مرحوم کے بڑے بھائی راجہ فضل الرحمن خانصاحب عرصہ سے کہیں باہر چلے گئے ہیں ۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کی پرورش بھی مرحوم اپنے بچوں سے زیادہ کرتے تھے ۔ اخبار بدر اگر عزیزم راجہ فضل الرحمن خان صاحب کی نظر سے گذرے تو وہ فوراً آکر اپنے گھر کی حفاظت کریں اور مرحوم کے یتیم بچوں کی پرورش کریں ۔

غمزدہ غلام محمد خان احمدی معتمد جماعت احمدیہ مک ایریج
ڈاکخانہ یاڑی پورہ کشمیر ۔

وقت مرگ ایک صحابیؓ کی وصیت

وسط فروری میں دعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مندرجہ ذیل کے اسماء پیش کئے جائیں گے ۔

(۱) ایسی جماعتیں جو مالی سال حال میں آخر جنوری تک نو ماہ کا تدریجی بجٹ سو فی صدی ادا کر دیں گی ۔

(۲) جو مجالس خدام الاحمدیہ مبلغین و عہدیداران جماعت وعدہ ہائے تحریک جدید سال نو کے مکمل وعدے بھجوا دیں گے ۔ اور کوئی نوجوان وہاں کا شرکت سے باہر نہ رہے گا ۔

مزید برآں ایسی جماعتوں کے اسماء بھی پیش کئے جائیں گے اور بعد میں بھی شائع کئے جائیں گے ۔ جن کی طرف سے سستی دکھائی جا رہی ہے ۔ نظارت کی شدید خواہش ہے کہ تمام جماعتیں سو فی صدی ادائیگی کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا وافر حصہ پا سکیں ۔ اگر کوئی جماعت معقول معذوری پیش کر کے قریب میں ادائیگی کا وعدہ کرے گی تو اس کا نام روک لیا جائے گا ۔

حضرت سعدؓ بن ربیع نے میدان احد میں جبکہ وہ زخموں سے گھائل ہو کر جہانِ فانی کو چھوڑ رہے تھے یہ پیغام دیا تھا ۔

" اے میری قوم ! محمد رسول اللہ خدا کی امانت ہیں جب تک جان میں جان باقی تھی ہم نے اس امانت کی حفاظت کی ۔ اے میری قوم ! اب میں یہ امانت تمہارے ہاتھ میں دیئے جاتا ہوں ۔ یاد رکھو اگر تمہارے ہوتے ہوئے یہ امانت ضائع ہو گئی تو اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارا کوئی جواب نہ سنا جائے گا ۔"

احباب کرام ! میں حضرت ممدوح کا یہ پیغام پھر آپ تک پہنچاتا ہوں تا اسلام کی حفاظت اور آنحضرتؐ کی عزت اور ناموس کی حفاظت کی ذمہ داری جو آپ کو سونپی گئی نہیں بلکہ آپ نے خود قبول کر رکھی ہے ۔ اس سے پوری طرح عہدہ برآ ہوں اور کوئی نہ کہہ سکے کہ ایسے احمدی بھی ہیں جن کو اسلام و آنحضرتؐ کی عزت و ناموس کی حفاظت کے متعلق کوئی پرواہ نہیں ہے ۔ جبکہ اعداء اللہ تن من دھن سے قربانیاں کر رہے ہیں ۔ (وکیل المال و ناظر بیت المال قادیان)

وفات

یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائے گی ۔ کہ مکرم چوہدری بارغ دین صاحب چک ۳۰ ضلع منٹگمری ۱۰ رجنوری کو اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم ایک مخلص احمدی تھے ۔ ہمیں قادیان اور پاکستان میں ان کے اقارب سے ہمدردی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب ادا کر کے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔ (ادارہ بدر)

ولادت

مندرجہ ذیل احباب قادیان کے نومولود بچوں کے قرۃ العین اور طویل العمر ہونے کے لئے درست دعا فرمائیں ۔

(۱) ۵ اردسمبر منشی محمد صادق صاحب کے ہاں لڑکی ۔ (۲) ۱۸ رجنوری ۔ دین محمد صاحب منگلی کے ہاں لڑکی ۔ (۳) ۲۱ رجنوری ۔ مرزا محمود احمد صاحب کے ہاں لڑکی (۴) ۲۴ رجنوری خلیل الرحمن صاحب امروہوی کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے ۔

(بقیہ صفحہ [illegible])

گم راہوں کی قسمت جاگی
جھوٹ کا بھانڈہ پھوڑ گئے سب
ظلم کے بندھن توڑ گئے سب
ٹوٹے رشتے جوڑ گئے سب
پریم کے چشمے پھوڑ گئے سب
آج بھی اُن کا فیض ہے جاری
لابھ اُٹھاتے ہیں نر ناری

(از خواجہ فیض لدھیانوی منقول از اخبار شیر پنجاب لاہور ۳ر نومبر ۱۹۲۱ء)

آج سے قریباً پانچ ہزار سال پیشتر سری کرشن جی مہاراج کی پیدائش متھرا نامی شہر جو برلب دریائے جمنا واقع ہے کے جیل خانہ میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام دیوکی اور والد محترم کا نام بسدیو تھا۔ آپ چندر بنسی خاندان میں سے تھے۔ متھرا میں آپ کے نانا جی کا نام اُگرسین تھا راج کرتے تھے۔ راجہ اُگرسین کا لڑکا جس کا نام کنس تھا۔ ظالم، سنگدل اور نافرمان تھا۔ اپنے باپ کو قید کرکے خود تخت نشین ہوا اور اس نے اپنی بہن بسدیو دیوکی جی کو شاہی قید خانہ میں مقید کرکے نوزائیدہ بچوں کے قتل عام کا حکم صادر کر دیا تاکہ تمام بچوں میں بسدیو کی نسل بھی ختم کر دی جائے۔ چنانچہ اس جگہ دیوکی جی کے ہاں آٹھ بچے تولد ہوئے جن میں سے چھ تو مندرجہ بالا حکم کے ماتحت مروا دیئے گئے۔ اور دو بچے اُس کے ظلم و ستم کا شکار ہونے سے بچ گئے۔ ایک کا نام بل رام اور دوسرا یہی مبارک کرشن ہے۔

ضرب المثل "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" آپ ابتداء سے ہی غیر معمولی طور پر شوخ طبیعت کے مالک تھے۔ کیونکہ قدرت نے آپ سے بڑے بڑے کام لینے تھے۔ آپ کھیلتے کودتے اُچھلتے بھاگتے چپ چاپ مکھن اور دہی کھا جاتے اور باقی اپنے ہمجولیوں کو کھلا دیتے یہی وجہ ہے کہ عقیدت مندوں نے آپ کو مکھن چور کا لقب دے کر دلی جذبات محبت کا اظہار کیا ہے۔ گو بچپن کی ایسی حالت میں چوری یا غیر چوری کا سوال ہی نہیں ہوتا۔ لیکن پھر بھی آپ کے بھگتوں کے اس فقرہ "مکھن چور" سے جذبات محبت ضرور لبریز ہو جاتے ہیں اس من موہنے بچے کی نرالی شان و دلفریب ادا سے اتنا تو ضرور معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ کو دودھ دہی اور مکھن بہت مرغوب تھا۔ جہاں سے ملتا آپ بے تکلف چٹ کر جاتے۔ اس انتہائی دل پسندی کے باعث ہی آپ کو مکھن چور کہا گیا ہے۔ اس سے ہندوستانیوں کے لئے ایک سبق بھی ہے۔ کہ وہ اپنے گھروں میں گئے بھینس پال کر خالص دودھ اور مکھن حاصل کرکے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو [illegible]

مضبوط بنائیں تاکہ اپنی حفاظت کے لئے کسی غیر کا محتاج نہ ہونا پڑے نیز اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ ہمارے دیش میں کس قدر دودھ اور گھی کی نہریں بہتی تھیں جس سے آج ہم لوگ بے نصیب ہیں۔

گو ظاہری قوانین کی پابندی کے لحاظ سے بچوں کو معذور سمجھا جاتا ہے۔ اور وہ ظاہری قیود سے آزاد ہوتے ہیں۔ لیکن تاہم اگر کسی کو جناب سری کرشن جی مہاراج کی یہ طفلانہ حرکت قابل اعتراض معلوم ہو تو پھر اسے تاویل اور استعارہ کے رنگ میں سمجھا جا سکتا ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ مکھن دودھ کا خلاصہ ہوتا ہے۔ اور آپ کا دودھ کا خلاصہ حاصل کرنے سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ آپ بچپن سے ہی اعلےٰ اخلاق جو انسانیت کا خلاصہ ہیں۔ حاصل کرنے میں معروف تھے۔ جہاں کہیں بھی آپ کو کوئی اچھی بات ملتی اُس کو کسی نہ کسی طریق سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور یہ چیز بالکل انبیاء کی سنت کے مطابق ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اسے انتہائی محبت کے جذبات کے رنگ میں لیا جائے جس طرح محبوب کے متعلق "دل چور" کا لقب تجویز کیا جاتا ہے اسی طرح اور اس کو بُرے رنگ میں نہیں لیا جاتا بلکہ محبوب کی بہترین صفات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سری کرشن جی مہاراج سے محبت کرنے والوں نے اُن کے لئے "مکھن چور" کا لقب تجویز کیا۔ اور وہ تجویز کرنے والے وہی لوگ تھے جو کو اُن سے انتہائی عقیدت تھی۔ اور جن کے گھروں سے وہ مکھن حاصل کیا کرتے تھے۔ اور وہ یقینی طور پر اُن سے محبت کرنے والے تھے۔ اس لئے اُن کا آپ کے لئے یہ خطاب محبت ہی کے رنگ میں تھا جیسا کہ عام طور پر رواج ہے کہ اگر کسی کا بچہ چپکے سے اس کے دامن میں رکھی ہوئی کوئی چیز اُٹھا لے جائے تو باپ اگر یہ کہہ دے کہ وہ چور چرا کے گیا ہے۔ تو یہ فقرہ کسی معقول شخص کے نزدیک قابل اعتراض نہ ہوگا اس رنگ میں سری کرشن جی کا مکھن لے جانا ہے۔ نیز آپ کے پیرو جہاں آپ کو مکھن چور کہتے ہیں وہاں اُن کو بوجہ محبت دل کا چور کا خطاب بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ:-

دل کا چور
شام ہے دل کا چورا
سکھی ری
شام ہے دل کا چھورا

(دویر بھارت کرشن نمبر اگست ۱۹۲۷ء)

یہ خوش کن زمانہ اگرچہ کم و بیش سب بچوں کو بچپن میں ملتا ہے۔ لیکن حضرت کرشن علیہ السلام کو یہ زمانہ اپنے اندر ایک خاص خیر معہ [illegible] رکھتا ہے۔ آپ بچپن سے ہی سب لوگوں کی گود کا کھلونا بنے ہوئے تھے۔ آہستہ آہستہ جب لڑکتے لڑکتے چلنے لگے تو دودھ دہی کے برتنوں تک جا پہنچتے کچھ کھاتے اور کچھ بہاتے ایک دن یشودھا نے آپ کو اُکھل کے ساتھ باندھ دیا۔ آپ نے اس کے پھندے سے نکلنے کی کوشش کی۔ ناکامی کی صورت میں آپ نے اُس اُکھل کے ساتھ زور آزمائی شروع کر دی اس سلسلہ میں یشودھا کے دو پودے جو اُس نے صحن میں لگا رکھے تھے وہ بھی ٹوٹ گئے جب اُس نے آپ کو اس حالت میں دیکھا تو آپ سسکا پڑے اور اس کو کھونے کے لئے غرض کی۔ یشودھا نے آئندہ ایسی حرکات نہ کرنے کے وعدہ پر پہلے پر ہاتھ کھول دیئے۔ چنانچہ مہاشہ شانتی نرائن نے خوب کہا ہے:-

بچپن کی عجب لیلائیں ہیں۔ ہر ایک کے من کو بھاتی ہیں
معصوم کا دل خوش کرتی ہیں۔ رنجیدہ کو بھی ہنساتی ہیں
دل سب کا بس میں لانے کو۔ اُلفت کا جال بچھاتی ہیں
غیروں کو اپنا کرتی ہیں۔ دشمن کو دوست بناتی ہیں

کنس کو مارنا

راجہ کنس جس نے نوزائیدہ معصوم بچوں کے بے رحمانہ قتل کا حکم دیا تھا اور آپ کے نانا جی راجہ اُگرسین کے علاوہ ماتا پتا کو جیل کی بند کوٹھڑی میں قید کرکے اپنے سفاک پن کا مظاہرہ کیا تھا اور آپ کے معصوم بھائیوں کے بارے جانے کے واقعات بھی آپ سن چکے تھے ایسے ظالم اور جابر راجہ کی حکومت کا خاتمہ از بس ضروری تھا۔ چنانچہ قدرت نے خود بخود ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ جب کنس آپ کے مارنے میں ناکام ہو گیا تو اُس نے آپ کو اپنے پہلوانوں کے ساتھ کشتی لڑنے کی دعوت دی در اصل یہ کنس کی ایک مکارانہ کوشش تھی۔ اس طرح وہ آپ کو متھرا میں بلا کر ختم کرنا چاہتا تھا۔ لیکن کرشن جی مہاراج بہت دوراندیش اور سیاست دان بھی تھے۔ آپ اس کی سازش سے خوب واقف تھے۔ آپ نے اُس کی دعوت کو بخوشی قبول کر لیا۔ اور خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرکے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ متھرا پہنچے۔ وہاں پر اکھاڑا تیار ہوا۔ اس میں کنس کے دو پہلوان یکے بعد دیگرے کھیت رہے۔ اس شکست سے کنس کی کمر ٹوٹ گئی۔ اُس نے یک دم آپ پر حملہ کرنے کا حکم دے دیا۔ اس پر بھی اُن کو کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ اس وقت سری کرشن بھگوان نے بڑی جانفروشی سے کنس کو بالوں سے پکڑ کر تخت سے نیچے اتار لیا اور تلوار سے اُس کا کام تمام کر دیا۔

اس کے بعد آپ نے اپنے نانا جی کو جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی سے باہر نکال کر دوبارہ تخت پر بٹھا دیا۔ اور اپنے والدین کو بھی رہا کیا۔

ہجرت

کنس کے مارے جانے پر اس کی دونوں بیوہ رانیاں جو سگی بہنیں تھیں اپنے باپ جراسندھ کے پاس چلی گئیں۔ جراسندھ مگدھ دیش کا حکمران تھا۔ اُس نے اپنی بیٹیوں سے سارا حال سنا اور غضبناک ہو کر بدلہ لینے کی ٹھانی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اُس نے متھرا پر کئی بار چڑھائی کی۔ لیکن اُسے اپنے ارادہ میں کامیابی نہ ہوئی۔ سری کرشن جی نے متھرا سے ہجرت کا ارادہ کر لیا کیونکہ جراسندھ اور دوسرے مخالفوں سے ہر وقت خطرہ رہتا تھا۔ اس لئے آپ نے کسی دوسری جگہ پر دوارکا نام کا شہر آباد کر کے وہاں رات ہی رات اپنے ساتھیوں یدو بنسیوں کو لے کر پہنچ گئے اسی اثنا میں راجہ کال جمن نے متھرا پر چڑھائی کر دی اُس کے ساتھ بے شمار فوج اور سپاہی تھے کال جمن نے سری کرشن جی کو دیکھ کر آپ پر حملہ کرنا چاہا۔ تو آپ نے حالات کے مطابق راہ فرار اختیار کی۔ اور کال جمن کے آگے آگے بھاگ کر آپ پہاڑ کی ایک غار میں روپوش ہو گئے۔ اتفاق سے اُس غار میں ایک شخص پہلے ہی سویا پڑا تھا۔ آپ نے جلدی سے اپنی چادر اُس پر ڈال دی اور خود غار کے ایک کونہ میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ پیچھے سے کال جمن بھی دوڑتا ہوا آ پہنچا۔ اُس نے اُس سوئے ہوئے شخص کو کرشن سمجھ کر لات مار کر جگانے لگا۔ تب وہ شخص نیند سے چونکا اور اُس نے غصہ میں آ کر کال جمن کو ہلاک کر دیا۔ بعد میں راجہ جراسندھ نے پھر متھرا پر حملہ کر دیا اس موقعہ پر بھی بھگوان کرشن نے وہی آزمودہ حربہ استعمال کیا اور یہی مصلحت سمجھ کر راہ فرار اختیار کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے ننگے پاؤں بلرام کو ساتھ لے کر جراسندھ کے آگے آگے بھاگ نکلے اور ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ جراسندھ نے اُس پہاڑ کی جھاڑیوں کو آگ لگا دی۔ لیکن سری کرشن جی مہاراج اور آپ کے بھائی بلرام جی بال بال بچ گئے۔ اور پوشیدہ طریق پر دوارکا پہنچ گئے۔ کہ کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔ راجہ جراسندھ نے یہ جان کر کہ کرشن جی اس آگ میں جل کر ختم ہو گئے ہیں بہت خوش ہوا۔ "واپس ہو کر متھرا کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔"

کرشن جی کا یہ طریق بزدلانہ نہیں بلکہ مصلحت وقت کا تقاضا تھا اور یہ قدیم سے نبیوں کی سنت رہی ہے۔ ہاں ان واقعات سے یہ بات روز روشن کی طرح صاف طور پر معلوم ہو جاتی ہے کہ سری کرشن جی مہاراج خدا نہیں تھے۔ بلکہ محض اُس کے رسول تھے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

(مینیجر)

بقیہ صٓ۲

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جواب ایڈریس

پیش کردہ ایڈریس کے جواب میں مولانا عبدالواحد صاحب سماٹری نے اردو زبان میں حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے سب سے پہلے جماعت احمدیہ اور خدام الاحمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ ان کے ایسے اہتمام سے انہیں متعدد احباب کے تعارف کا سامان ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے جزائر شرق الہند کا مختصر جغرافیائی ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انڈونیشیا میں پیغام احمدیت کس طرح پہنچا۔ اس سرزمین میں اس نور کے پھیلنے کے اسباب کس طرح میسر آئے۔ آپ نے جناب مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سلسلہ کے قادیان سے ۱۹۲۵ء میں روانہ ہونے اور اُن کی وہاں کی تبلیغی مساعی جمیلہ کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے مجھے احمدیت کے نور سے منور فرمایا۔ اور بعد ازاں ہر قسم کی مخالفت کے باوجود خدا تعالیٰ نے کس طرح استقامت کی توفیق دی۔ اور قادیان میں آکر تعلیم حاصل کرنے کے اسباب مہیا فرمائے۔ اور پھر اپنے ہی ملک میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کی توفیق بخشی۔ آپ کی تقریر جو بہت سے حقائق اور ایمان افروز واقعات پر مشتمل ہے آئندہ کسی اشاعت میں مفصل درج کی جائے گی۔

پنڈت ملکھراج جنرل سیکرٹری مقامی کانگرس کا اظہار خیال

قادیان کی کانگرس کے ایک سرگرم ورکر پنڈت ملکھراج جی جنرل سیکرٹری نے صاحب صدر سے خواہش کی کہ وہ بھی اس موقعہ پر مختصر رنگ میں جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ صاحب صدر نے ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے انہیں اجازت بخشی اور پنڈت صاحب نے فرمایا کہ تقسیم ملک سے پہلے ہم جماعت احمدیہ اور اُن کے مرکز کے متعلق بعض باتیں سنا کرتے تھے۔ لیکن اب جبکہ ہمیں قادیان میں رہنے کا موقعہ [illegible] سے اور ہم نے جماعت کو قریب سے مطالعہ کیا ہے [illegible] جماعت کی عزت اور اس کی عظمت ہماری نظروں میں پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ جو خوبیاں ہم پہلے سنا کرتے تھے وہ سب ہم نے اس جماعت میں بچشم خود دیکھی ہیں۔ پھر تقسیم ملک کے وقت سے لیکر اب تک جو حسن سلوک اس جماعت نے ہم مہاجرین سے کیا ہے وہ بھی قابل تعریف ہے۔ کبھی کوئی ایسا موقعہ نہیں آیا کہ ہم نے کسی قابل امداد شخص کو اپنی سفارش کے ساتھ اس جماعت کے نمائندوں کے پاس بھیجا ہو اور وہ خالی ہاتھ واپس لوٹا ہو۔ بیسیوں ضرورتمندوں کی ضرورتوں کو اس جماعت نے بروقت پورا کیا اور پاکستان میں رہ گئے متعدد ہندو سکھ بچوں اور عورتوں کو ہندوستان پہنچانے میں ہماری مدد کی۔ اور اب جبکہ ہم لوگ باوجود مختلف مذاہب کے ہونے کے ایک جگہ مل کر بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اس جماعت نے ہمارے ساتھ کس قسم کے برادرانہ تعلقات رکھے ہیں۔ اور ہماری طرف سے بھی دوستی کا ہاتھ کس طرح بڑھ رہا ہے۔ آج مشرقی پنجاب میں قادیان ایک نمونہ ہے۔ مختلف مذاہب والوں کے مل کر بیٹھنے کا اور یہی وہ بہتر مثال ہے جس کی ہمارے ملک کو اشد ضرورت ہے۔ جیسا کہ اس وقت اخبارات سے ہندو پاکستانی حالات کا پتہ چلتا ہے۔ وہ وقت دور نہیں کہ قادیان کی مثال پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی دیکھنے میں آجائے جبکہ ہم سب ہندو مسلم سکھ پہلے کی طرح محبت و پریم کے ساتھ نہایت آزادی اور بے تکلفی سے مِلیں خواہ وہ وقت جلد لائے۔

صدارتی تقریر

بعد ازاں جناب صدر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا۔ آپ لوگوں نے ایڈریس بھی سنا اور اس کا جواب بھی۔ ہمارے معزز مہمان اس ملک سے تعلق رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہمارے اپنے ملک ہند کے سیاسی اعتبار سے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ اور ہمارے نیتا انڈونیشیا کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ آج کی تقریب میں ہمارے غیر مسلم دوست بھی ہمارے معزز مہمانوں کی ضیافت میں برابر کے شریک ہیں۔ اور ان کا اس پریم و محبت کی مجلس کو رونق بخشنا ہمارے مہمانوں کی مسرت اور خوشی کا موجب ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ جب ہمارے معزز مہمان اپنے ملک میں واپس لوٹیں گے تو اس کا اچھا ذکر کیا جائے گا۔ بس میں تمام مسلم و غیر مسلم حاضرین کی طرف سے اپنے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری دعوت کو قبول فرمایا۔ اور اپنے حالات و خیالات سننے کا موقعہ دیا۔ اسی طرح میں اپنے غیر مسلم دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری درخواست پر اس جگہ تشریف لاکر برادرانہ تعلقات کی استواری کا ثبوت دیا۔

بعد دعا یہ تقریب بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ — (محمد حفیظ بقاپوری)

دورہ پروگرام مولوی عبدالرحیم ملکانہ انسپکٹر بیت المال

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران مال، پریذیڈنٹ صاحبان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ فروری ۱۹۵۵ء میں بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدیداران مال انسپکٹر صاحب موصوف سے اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون فرمادیں گے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی
۱	مسبحان	۱-۲-۵۵	کلکتہ	۲-۲-۵۵
۲	کلکتہ	۱۳-۲-۵۵	بھدرک	۱۳-۲-۵۵
۳	بھدرک	۱۷-۲-۵۵	کٹک	۱۷-۲-۵۵
۴	کٹک	۲۳-۲-۵۵	ڈھینکانال	۲۳-۲-۵۵
۵	ڈھینکانال	۲۴-۲-۵۵	کرڈاپلی	۲۴-۲-۵۵
۶	کرڈاپلی	۲۷-۲-۵۵	پینکالو	۲۷-۲-۵۵
۷	پینکالو	۲۸-۲-۵۵	کوٹ پلہ	۲۸-۲-۵۵

قاہرہ۔ ۲۳ر جنوری۔ کل یہاں پر عرب وزرائے اعظم کی کانفرنس شروع ہوئی۔ جس میں عراق اور ترکی کے درمیان حالیہ مشترکہ دفاعی معاہدہ پر غور و خوض کیا گیا۔ یہ کانفرنس حکومت مصر کی طرف سے طلب کی گئی تھی۔ کانفرنس کی صدارت مصری وزیراعظم کرنل جمال عبدالناصر نے کی۔ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کرنل ناصر نے بتایا کہ کس طرح عراق کو ترکی کے ساتھ معاہدہ پر دستخط کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ انہوں نے ان تجاویز کو بے معنی قرار دیا کہ اگر عراق پر حملہ ہوا تو ترکی اس کی امداد کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ عراق برطانیہ کے ساتھ معاہدہ اور امریکی فوجی امداد کے بعد پہلے ہی سے محفوظ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر ترکی اور عراق پیدا شدہ مقامی مسائل پر ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیالات کریں

ہندوستان و ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۲۸ جنوری ۔ راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد نے یوم جمہوریت کی پانچویں سالگرہ پر آج ۸½ بجے رات ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ۔ کہ خوشحال دیش کی تعمیر کی طرف ہمارا قدم آگے ہی بڑھا ۔ نیا کرہ نشگل ہراڈ کیٹ ا ور دہلی کار پوریشن اکو پرابیکٹ اور چھوٹی پراجیکٹوں کے مختلف پہلوؤں پر نمایاں ترقی ہوئی ہے ۔ آپ نے بتایا کہ بھارت پڑوسی پاکستان کے ساتھ ہمارے تعلقات میں ایک خوشگوار تبدیلی آئی ہے ۔ ہمارے دل میں پاکستان کے لئے خیر سگالی کے جذبات موجود ہیں ۔ اور ہمارے باہمی تعلقات کی تبدیلی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا ۔ پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے ... علالت اور تکلیف کے باوجود دہلی میں ہمارے ... درمیان موجود ہیں ۔ راشٹرپتی نے یوگوسلاویہ ... صدر مارشل ٹیٹو کمیونسٹ چین کے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ مسٹر چو۔ این لائی ماؤزے تنگ ... کے وزیر اعظم شری ملی شستوا ... یو نو ... کے وزیر اعظم سرابان کو تعاون کے دورہ ... کا بھی ذکر کیا ۔ اور کہا کہ اس طرح بین الاقوامی میدان میں بھارت کے وقار میں اضافہ ہوا ۔ ... کی صنعتی اور اقتصادی ترقی کا ذکر کرتے ... آپ نے کہا کہ پیداوار اور قوم کی فی کس ... میں اضافہ ۔ صنعتوں کی نمایاں اور تیز ترقی اس سال کے خاص پہلو ہیں ۔ لیکن ہمیں بے کاری کا خاتمہ کرنا ہے اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنا ہے ۔ آپ نے فرانسیسی ... کی بھارت میں شمولیت کا سواگت کیا ... امید ظاہر کی کہ پرتگال بھی فرانس اور برطانیہ کے نقش قدم پر چلے گا ۔ اور یہ بستیاں بھارت میں ... شامل ہو جائیں گی ۔ آخر میں آپ نے دیش ... والوں سے پورے پورے تعاون کی اپیل کی ۔

نئی دہلی ۔ ۲۵ جنوری ۔ بھارت کے یوم ... جمہوریت کی تقاریب میں شمولیت کے لئے ... پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد وزیر ... مواصلات و رسائل ڈاکٹر خان صاحب کے ہمراہ آج ... بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے دہلی پہنچے ۔ ... ہوائی اڈہ پر ان کا شاندار خیر مقدم کیا ... اور مسٹر غلام محمد جب ہوائی جہاز سے اترے ... تو ... کو دو ہوائی جہازوں نے ... پاک دیہات کا ... سے کیا انہیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی ... نے ان کا استقبال کیا ۔ اس کے ... پردھان منتری شری نہرو اور راشٹرپتی ... ایکسیلنسی ہاکرٹ سن نے ان کا استقبال کیا ... پریذیڈنٹ پر دو کول انہیں سلامی کے چبوترہ ... پر لے گئے ... بھارت کی تینوں افواج کے ... دستے نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا ۔

پنجاب رجمنٹل سنٹر کے بینڈ نے بھارت اور پاکستان کے قومی ترانوں کی دھنیں بجائیں ۔ گورنر جنرل پاکستان کا بھارتی ہوائی اور بری فوج کے کمانڈر انچیف غیر ملکی سفیروں اور دیگر اعلیٰ سول اور فوجی افسروں سے تعارف کرایا گیا ۔ اور پھر راشٹرپتی کے ساتھ کار میں بیٹھ کر راشٹرپتی بھون روانہ ہوگئے ۔ مسٹر غلام محمد نے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں کو کہا کہ میں اپنے کانفرنس کے اس بیان کو دہراتا ہوں کہ مجھے آپ سے زیادہ شری نہرو پر یقین ہے ۔ ہم امن چاہتے ہیں ۔ اور اگر ہم میں یقین اور بھروسہ ہو تو کوئی مشکل پیش نہ آئے گی ۔ مسٹر غلام محمد کے ہمراہ پاکستان میں متعینہ بھارتی سفیر شری موہن چند مہتہ بھی آئے ہیں ۔ اس سے پیشتر آپ جب کراچی کے ہوائی اڈے سے دہلی کو روانہ ہونے لگے ۔ تو انہیں پاکستانی فوجی دستوں نے گارڈ آف آنر پیش کیا ۔

امرتسر (بذریعہ تار) ۲۵ جنوری ۔ کرکٹ میچ کے سلسلہ میں لاہور جانے والوں کے لئے ۲۵ ہزار پرمٹ فارم تقسیم کئے جا چکے ہیں ۔ مگر ابھی تک فارموں کے لئے بھاری مانگ ہے ۔ چونکہ ہر وزیٹر کو چار فارم پُر کرنے ہوتے ہیں ۔ اس لئے امید ہے کہ امرتسر میں ۶۲۵۰ اشخاص لاہور جانے کے لئے ویزا حاصل کر سکتے ہیں ۔ ڈپٹی ہائی کمشنر کے جنرل اسسٹنٹ نے بتایا کہ انہیں اتنے ہی فارم مرکزی سرکار سے ملے تھے ۔ مگر اب وہ مزید فارم منگوا رہے ہیں ۔

واشنگٹن ۔ ۲۵ جنوری ۔ امریکہ کی امور خارجہ کمیٹی نے آج صدر آئزن ہاور کی اس رپورٹ کی منظوری دیدی ہے جو کہ صدر آئزن ہاور نے فارموسا کی حفاظت کے سلسلہ میں پیش کی تھی ۔ خارجہ کمیٹی کے روبرو امریکی چیف آف سٹاف ایڈمرل ایڈفورڈ نے شہادت دیتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ امریکہ کی سلامتی کے لئے فارموسا کے سمندروں میں امریکی بحری بیڑا کا رہنا ضروری ہے ۔ آج لندن میں بھی برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی نے امریکی سفیر سے ملاقات کی ۔ اور کل برطانوی کیبنٹ کی میٹنگ میں فارموسا کی موجودہ صورت حال کے متعلق جو فیصلے کئے گئے تھے ۔ اس سے انہیں مطلع کیا ۔ صدر آئزن ہاور نے اپنی رپورٹ میں امریکن کانگرس سے جزائر فارموسا اور پیسکیڈورز کی حفاظت کے لئے امریکن فوج کے استعمال کی اجازت مانگی تھی ۔

نئی دہلی ۔ ۲۵ جنوری گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد نے دہلی پہنچنے پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ مجھے آپ لوگوں کی نسبت پنڈت نہرو پر زیادہ اعتماد ہے ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان جھگڑوں کے بارے میں بات چیت ہوگی یا نہیں ۔ لیکن میں بات چیت کے لئے ہمیشہ تیار ہوں ۔ مسٹر غلام محمد سے دریافت کیا گیا کہ آیا دونوں دیشوں میں سمجھوتہ کے لئے حالات زیادہ سازگار ہیں ۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ بات سیاستدانوں سے دریافت کرو ۔ میں فقیر منگا ہوں ۔

جالندھر ۔ ۲۵ جنوری ۔ آج شری کھوسلہ اگزیکٹو انجینئر بجلی نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ ہفتہ کے بجلی کی سپلائی میں موجودہ کمی بحال کر دی جائے گی ۔ اور پھر بجلی بند نہیں ہوا کرے گی کیونکہ موسم کی تبدیلی کی وجہ سے جوگندر نگر میں پانی کافی جمع ہو جائے گا ۔ اس کے علاوہ مارچ میں گنگووال پاور ہاؤس سے بھی سپلائی شروع ہو جائے گی ۔ جس کے بعد بجلی بند ہونے کا امکان نہیں ہے ۔

نئی دہلی ۔ ۲۵ جنوری پاکستان کے وزیر رسل و رسائل ڈاکٹر خان صاحب آج راج گھاٹ گئے ۔ اور مہاتما گاندھی جی کی سمادھ پر پھول مالائیں چڑھائیں ۔ اس کے بعد وہ ڈاکٹر انصاری کی قبر پر گئے ۔ اور فاتحہ پڑھا ۔ ہوائی اڈہ پر ڈاکٹر خان صاحب اور بھارت کے وزیر بحالیات شری مہر چند کھنہ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے ان کے بعض پرانے دوستوں نے انہیں ہار پہنائے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کی طبیعت ناساز ہونے کے باعث انہوں نے پریڈ کا معائنہ نہ کیا ۔ مگر وہ مہاتما گاندھی کی سمادھی پر گئے ۔

نئی دہلی ۔ ۲۵ جنوری ۔ بھارت سرکار نے شری سی ۔ سی ڈیسائی کو پاکستان میں بھارت کا ہائی کمشنر مقرر کر دیا ہے ۔ شری ڈیسائی اس سے پہلے لنکا میں ہند کے ہائی کمشنر تھے ۔

چنڈی گڑھ ۔ ۲۶ جنوری ۔ گورنر پنجاب نے یوم جمہوریت پر اہل پنجاب کے نام ایک پیغام جاری کیا ہے جس میں انہوں نے بھارت اور پنجاب کی کارگزاریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ابھی ہمارا وہ کام ختم نہیں ہوا جس کے ماتحت ہم لوگوں کو اقتصادی اور سماجی میدان میں ترقی کے سے برابر کے مواقع مہیا کرنا چاہتے ہیں ۔ ابھی اس عظیم کام کا معمولی آغاز ہوا ہے ۔ ہمیں اس کام کی تکمیل کے لئے دن رات محنت کرنی ہے ۔ یہ ایک مسلسل کام ہے جس کے لئے ہمیں ان تھک کوشش کی ضرورت ہے آج کے دن ہمیں مادرِ وطن کی خدمت کرنے اور اس کے وقار کو انتہائی بلندیوں پر لے جانے کا حلف لینا چاہیئے ۔

قادیان میں ری پبلک ڈے

قادیان ۲۶ جنوری ۔ مقامی طور پر ری پبلک ڈے منانے کے لئے قادیان کی سب سیاسی و مذہبی جماعتوں نے مل کر مقامی طور پر ری پبلک ڈے منانے کے لئے ٹاؤن کمیٹی کے صحن میں ایک شاندار تقریب کا اہتمام کیا ۔ جماعت احمدیہ کے کثیر افراد جلوس کی شکل میں آزادی کے نعرے بلند کرتے ہوئے مقام جلسہ میں پہنچے ۔ شری ڈاکٹر کیدار ناتھ پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی ۔ سب سے پہلے شری پنڈت موہن لال ایم ایل سی اینڈ کیمپ بٹالہ نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی ۔ اور این سی سی کے والنٹیروں اور پولیس نے جھنڈے کو سلامی دی ۔ اس موقع پر بعض بچوں نے مختلف قسم کی نظمیں اور گیت گائے اور حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے مکمل آزادی اور ترنگے جھنڈے پر ایک مختصر اور جامع تقریر فرماتے ہوئے بتایا کہ کس طرح سینکڑوں اور ہزاروں افراد کی قربانی اور محبت کے نتیجہ میں آج آزادی کا جھنڈا لہرا رہا ہے اس جھنڈے کو عزت اور احترام سے بلند رکھنا اور ترقی کی طرف لئے چلے جانا ہر بھارتی کا کام ہے ہر قسم کی فرقہ پرستی سے آزاد ہو کر متحدہ رنگ میں ہم اپنے ملک کی بہتری کی سکیمیں سوچیں اور اس پر عمل کریں ۔ تا آزادی کا حق ادا ہو شری ڈاکٹر بودھ راج جی نے بھی اپنی مختصر تقریر میں اس طرف توجہ دلائی کہ اگر ہم سب مل جل کر کام کریں تو ملک کیلئے بہت کچھ کر سکتے ہیں ۔ اور اس سبق کو کبھی بھی بھولنا نہیں چاہیئے ۔ آخر میں شری پنڈت موہن لال جی نے اپنی فاضلانہ تقریر میں ہندوستان کی حاصل کردہ ترقی کا مختصر حال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی تمام تر وجہ ہندوستان کی بہترین لیڈر شپ ہے شری نہرو آج تمام دنیا میں امن کو قائم کرنیکا بہتر پارٹ ادا کر رہے ہیں ۔ ہمارے ملک نے تھوڑے سے عرصہ میں بہت ترقی کی ہے ۔ اور اکثر ممالک کے نمائندے ہمارے ملک میں آ کر اس کی تعریف کر چکے ہیں ۔ جہاں ہم نے بہت کچھ کرنا ہے جس کے ...